عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

جلد ۴ ۔ شمارہ ۲۶

مجلة اسلامية كا بين الاقوامى جريدة

ہفت روزہ ختم نبوۃ

انٹرنیشنل

لیاقت علی مرحوم کے قاتل؟

ایشیائی لڑکیوں کا مقابلۂ حُسن

یورپ پر خدائی عذاب

ایک عورت چھلانگ لگا کر جنت میں پہنچ گئی

قادیانیوں کو دعوتِ اسلام

کاروانِ ختم نبوت کا گمنام سپاہی

قادیانی نوجوانوں کو اپنے مذہب کی حقیقت تلاش کرنی چاہیئے

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ

ترجمہ:- اور نہیں بھیجا ہم نے آپ کو مگر رحمت بنا کر تمام جہانوں کے لئے۔ (القرآن الکریم)

احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

ایک صاحب نے کہیں سے ایک چڑیا اور اس کے چند بچے پکڑ لیے انہیں لیکر وہ حضورؐ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور ان کے پکڑنے کا قصہ سنایا حضورؐ نے فرمایا!

"ان کو ان کی ماں کے ساتھ وہیں چھوڑ آؤ جہاں سے پکڑ لائے ہو"

ابو داؤد

فرمایا:-

"یہ بھی صدقہ کی ایک قسم ہے کہ کسی باغ یا کھیت سے کوئی چڑیا یا چوپایہ کچھ کھالے"

بخاری و مسلم

توحید مسلمانوں کیلئے ایمان کی جڑ ہے

منزل تک وہی پہنچتا ہے جسے حق کی تلاش ہے

اتباع رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں مسلمانوں کی کامیابی ہے

ضد پر اڑے رہنا ابلیس کا عمل ہے

مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا ترجمان

ختم نبوۃ

ہفت روزہ — کراچی

جلد نمبر ۴ شمارہ نمبر ۲۶

۲۹ ربیع الاول تا ۵ ربیع الثانی ۱۴۰۶ھ

مطابق

۱۳ تا ۱۹ دسمبر ۱۹۸۵ء

مبلغین ختم نبوت کی اہم میٹنگ ملتان میں ہوگی

ملتان (نمائندہ ختم نبوت) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے ایک اعلامیہ کے مطابق ملک بھر کے مجلس کے مبلغین کرام کی ۱۰۔ ۱۱۔ ۱۲ دسمبر ۱۹۸۵ء کو مرکزی دفتر ملتان میں ایک اہم میٹنگ طلب کر لی گئی ہے اس میٹنگ میں ملک بھر سے مجلس کے مبلغین شریک ہو کر اپنی گذشتہ تبلیغی رپورٹ اور آئندہ لائحہ عمل کے لئے تجاویز دیں گے۔ توقع ہے کہ اس میٹنگ کے تین اجلاس ہوں گے۔ پہلے اجلاس کی صدارت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سربراہ حضرت مولانا خان محمد صاحب دوسرے کی حضرت مولانا عبدالرحیم اشعر صاحب ناظم تبلیغ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان اور تیسرے اجلاس کی صدارت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن صاحب جالندھری فرمائیں گے۔ اس اجلاس میں مولانا محمد اسلم قریشی کی بازیابی کے سلسلہ میں حضرات پر غور و خوض ہوگا۔ اور ملک بھر میں تبلیغی نظام کو مزید فعال بنانے کے طریقہ کار پر تفصیل سے بحث ہوگی۔ قادیانی جارحیت اور حکومت کے رویہ کا جائزہ لے کر حتمی پالیسی طے کی جائیگی۔

زیر سرپرستی

حضرت مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم

سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

مجلس ادارت

مفتی احمد الرحمان — مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مولانا بدیع الزمان — ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مولانا منظور احمد الحسینی

مدیر مسئول

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

شعبۂ کتابت

محمد عبدالستار واحدی، امجد محمود

بدلِ اشتراک

سالانہ ۔/۱۰۰ روپے — ششماہی ۔/۵۵ روپے

سہ ماہی ۔/۳۰ روپے — فی پرچہ ۔/۲ روپے

رابطۂ دفتر

مجلس تحفظ ختم نبوت جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ

پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی فون: ۷۱۱۹۷۱

اندرون ملک نمائندے

اسلام آباد	عبدالرؤف جتوئی	پشاور	نورالحق نور
گوجرانوالہ	حافظ محمد ثاقب	مانسہرہ/ہزارہ	سید منظور احمد آسی
لاہور	ملک کریم بخش	ڈیرہ اسمٰعیل خان	ایم شعیب گنگوہی
فیصل آباد	مولوی فقیر محمد	کوئٹہ	نذیر تونسوی
سرگودھا	ایم اکرم طوفانی	حیدرآباد سندھ	نذیر بلوچ
ملتان	عطاء الرحمان	کنری	ایم عبدالواحد
بہاول پور	ذبیح فاروقی	سکھر	ایچ غلام محمد
لیہ/کروڑ	حافظ خلیل احمد رانا	ٹنڈو آدم	حماداللہ عرف ولی اللہ

بدلِ اشتراک

برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

سعودی عرب، کویت، اومان، شارجہ، دوبئی	۲۱۰ روپے
اردن اور شام	۲۲۵ روپے
یورپ	۲۹۵ روپے
آسٹریلیا، امریکہ، کینیڈا	۲۴۰ روپے
افریقہ	۲۱۰ روپے
افغانستان، ہندوستان	۱۶۵ روپے

بیرون ملک نمائندے

کینیڈا	آفتاب احمد	ناروے	غلام رسول
ٹرینیڈاڈ	اسمٰعیل ناخدا	افریقہ	محمد زبیر افریقی
برطانیہ	محمد اقبال	ماریشس	ایم اخلاص احمد
اسپین	راجہ حبیب الرحمٰن	ری یونین فرانس	عبدالرشید بزرگ
ڈنمارک	محمد ادریس	بنگلہ دیش	محی الدین خان

عبدالرحمان یعقوب باوا نے کلیم الحسن نقوی انجمن پریس سے چھپوا کر ۲۰/ الف سائرہ مینشن ایم اے جناح روڈ کراچی سے شائع کیا۔

بین الاقوامی سیرت کانفرنس اسلام آباد۔ ختم نبوت زندہ باد

امسال ربیع الاول میں ولادت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی مناسبت نے وفاقی وزارت مذہبی امور نے بین الاقوامی سطح کی ایک عظیم الشان سیرت کانفرنس کا انعقاد کیا جس میں پاکستان سے ۵۰۰ علماء محققین اور دانشور حضرات نے شرکت کی جبکہ بیس اسلامی ممالک کے وزراء اور ایک سو کے قریب علماء و دانشور حضرات بھی تشریف لائے امام حرم فضیلۃ الشیخ محمد بن عبداللہ السبیل بھی اس کانفرنس کے مہمان خصوصی تھے۔ بلاشبہ یہ سیرت کانفرنس وزارت مذہبی امور میں سیرت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے قلبی لگاؤ اور دینی و اسلامی ذہن رکھنے والے افسران کا بہت بڑا کارنامہ اور مملکت پاکستان کے لیے بہت بڑا اعزاز ہے۔ جس پر جتنا بھی فخر کیا جائے کم ہے۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک کے جلسے یا کانفرنسیں منعقد کرنا خواہ وہ عامۃ المسلمین کی طرف سے ہوں یا حکومت کی طرف سے ایک مستحسن اقدام ہے۔ البتہ ایسے جلسے یا کانفرنسیں کرنے والوں کی نیت پاک اور ارادے نیک ہونے چاہئیں۔

ہمیں اس کانفرنس سے اس لئے زیادہ خوشی ہوئی کہ بین الاقوامی سطح پر منعقد ہونے والی اس کانفرنس میں تاج و تخت ختم نبوت زندہ باد کا نعرہ بلند ہوا اور حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے باغی ٹولے قادیانیت اور بہائیت کو ختم کرنے اور اسلامی ملکوں سے انہیں مکمل طور پر ملیامیٹ کرنے کے عزم کو دہرایا گیا ہے۔ نیز تمام مسلم ریاستوں سے ان دونوں گروہوں کے خاتمہ کی اپیل کی گئی ہے۔ اس کانفرنس میں پاکستان کے وزیر اعظم جناب محمد خان جونیجو نے اپنے خطاب میں کہا:۔

”غیر اسلامی ممالک میں مسلمانوں کے عقائد کے تحفظ کیلئے لائحہ عمل مرتب کرنا ضروری ہے انہوں نے کہا قادیانیت کے فتنے کے خاتمہ کے لئے ہم نے پاکستان میں بہت سے اقدامات کئے ہیں ہمیں امید ہے پوری ملت اسلامیہ اس کو ختم کرنے کیلئے اسی طرح اقدامات کرے گی۔“

اس کانفرنس کا قابل ذکر پہلو یہ بھی ہے کہ اس میں ایک قرارداد کے ذریعے تمام مسلم ممالک سے اپیل کی گئی :۔

”کہ وہ ختم نبوت کے نظریہ کے تحفظ کیلئے مناسب عملی اقدامات کریں اور قانون بنائیں۔ نیز ختم نبوت کی نفی کرنے والوں اور پیغمبری کے جھوٹے دعویداروں کے ماننے والوں کو جن میں قادیانی اور بہائی بھی شامل ہیں دائرہ اسلام سے خارج کر دیں دنیا بھر کے مسلم سکالروں اور مفکروں سے درخواست کی جائے کہ وہ ایسی بے دین تحریکوں کا پردہ چاک کریں اور مسلمانوں کو ان کے قابل نفرت اور اسلام دشمن عزائم سے آگاہ کریں“۔ (جنگ کراچی ۲۸ نومبر ۸۵ء)

کسی بین الاقوامی قسم کی عظیم الشان کانفرنس میں اپنی نوعیت کی یہ پہلی قرارداد ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ اگر حکومت پاکستان اس سلسلہ میں دلچسپی لے تو عالمی سطح پر یہ مسئلہ حل ہو سکتا ہے۔

بہت سے مسلم ملکوں نے قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا ہوا ہے۔ اکثر ممالک میں یہ خلاف قانون ہیں لیکن قادیانی پاسپورٹوں میں دھوکے اور فریب سے اپنے کو مسلمان درج کرا کے وہاں پہنچ رہے ہیں۔ سعودی عرب لیبیا، اور متحدہ عرب امارات میں ہزاروں قادیانی موجود ہیں سب سے اولین مسئلہ جس کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ ان کے بیرون ملک جانے پر پابندی لگائی اور جو جا چکے ہیں ان کے پاسپورٹ ضبط کر لئے جائیں۔ اور اسلامی ممالک سے انہیں فوراً نکالا جائے۔

دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ پاکستان میں ان کی عبادت گاہیں مساجد کی طرز پر بنی ہوئی ہیں جس سے ناواقف لوگوں کو مسجد کا شبہ پڑتا ہے اس لئے ان کے مرتد خانوں کی مساجد سے مشابہت اور ہیئت ختم کرنی چاہیے۔ بھٹو حکومت نے ۷۳ء کے آئین میں ایک ترمیم کے ذریعے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا تھا اور موجودہ حکومت نے ایک آرڈیننس نافذ کیا۔ لیکن یہ محض کاغذی کارروائی ہے۔ عملی طور پر ایسے اقدامات کرنے چاہئیں جس سے یہ فتنہ ہمیشہ ہمیشہ کیلئے ختم ہو جائے۔

ایک تجویز ایک مطالبہ

قادیانی برصغیر پاک و ہند کی پیداوار ہیں۔ جب سے اس فتنے کا ظہور ہوا اسی وقت سے علماء کرام تحریر و تبلیغ کے میدان میں اس فتنے کا تعاقب کر رہے ہیں ——— قیام پاکستان کے بعد یہ فتنہ ایک سازش کے تحت پاکستان کے حصے میں آیا تو یہاں کے علماء نے اس فتنہ کا پرزور تعاقب جاری رکھا اور اب تک جاری ہے اس فتنے کے تعاقب کیلئے مجلس تحفظ ختم نبوت کے نام سے ایک تنظیم قائم کی گئی جس کے زیر اہتمام اہم مقامات پر سالانہ ختم نبوت کانفرنسیں منعقد کی جاتی ہیں اب جبکہ حکومتی سطح پر بھی ختم نبوت کا نام لیا جانے لگا ہے تو ہم گذارش کرتے ہیں کہ حکومت سیرت کانفرنس کے بعد بین الاقوامی سطح پر ایک عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد کرائے جس میں اسلامی ممالک کے وزراء، علماء اور دانشوروں کو مدعو کیا جائے نیز غیر مسلم ممالک میں جو علماء اسلام کی سربلندی اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کیلئے کام کر رہے ہیں اگر ان کو بھی مدعو کر لیا جائے تو یہ انتہائی مفید ہوگا اور اس سے ان پر فتنہ قادیانیت کی حقیقت پوری طرح واضح ہو جائے گی۔ سیرت کانفرنس اسلام آباد میں ایک قرارداد کی صورت میں فتنہ قادیانیت سے متعلق اسلامی ملکوں سے جو اپیل کی گئی ہے بین الاقوامی ختم نبوت کانفرنس کے انعقاد سے اس اپیل پر مؤثر عملدرآمد کی کوئی نہ کوئی صورت ضرور نکل آئے گی۔ ہمیں امید ہے کہ حکومت اس طرف فوری توجہ دے گی۔

سیرت کانفرنس اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

بین الاقوامی سیرت کانفرنس کے موقعہ پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور اس کے ممتاز قائدین حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰن، حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، جناب عبدالرحمٰن یعقوب باوا، حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب خطیب مرکزی جامع مسجد اسلام آباد مجلس کے مبلغین اور کارکنوں نے ختم نبوت کا پیغام پہنچانے اور کانفرنس کے مندوبین کو فتنہ قادیانیت کی حقیقت سے آگاہ کرنے کے لئے بھرپور کردار ادا کیا۔ ان حضرات نے مندوبین سے ملاقاتیں کر کے عربی و انگلش لٹریچر ان تک پہنچایا اور کانفرنس میں تقسیم کیا۔ الحمد للہ کہ لٹریچر کی تقسیم اور خصوصی ملاقاتوں کا یہ اثر ہوا کہ سیرت کانفرنس کے مندوبین و منتظمین نے مرتدین و منکرین ختم نبوت قادیانیوں اور بہائیوں کے بارے میں مذکورہ بالا قرارداد منظور کرائی اور مقررین نے ضمناً اپنی تقریروں میں بھی فتنہ قادیانیت اور بہائیت پر اظہار خیال کیا۔

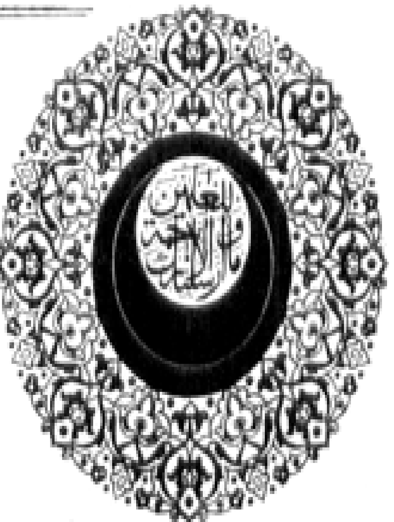

سیرت کانفرنس میں وزیر اعظم کی تقریر
دیکھیں عمل کب ہوگا؟

”پیغمبر اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اشرف الانبیاءؑ ہونے کا شرف حاصل ہے۔ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا جو نبوت کا دعویٰ کرے، وہ کاذب ہے۔ آپ کے بعد کسی انسان پر وحی نازل نہیں ہو سکتی جو ایسا دعویٰ کرے وہ جھوٹا ہے۔ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے آخری نبی ہیں، قرآن مجید اللہ کی بھیجی ہوئی آخری کتاب ہے۔ حضورؐ کی لائی ہوئی شریعت آخری شریعت ہے۔ اب قیامت تک اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی۔“

”تیسری قرارداد کا تعلق ایک ایسے مسئلے سے ہے جو ختم نبوت کی نفی اور خود ساختہ پیغمبری کے دعویٰ سے تعلق رکھتا ہے۔“

”اس فتنے سے نمٹنے کے لئے ہم نے پاکستان میں بہت سے اقدامات کئے ہیں اور ہمیں امید ہے کہ ساری ملت اسلامیہ اس کو ختم کرنے کے لئے پوری قوت سے اسی طرح کے اقدامات کرے گی۔ ایک اور قرارداد کا تعلق غیر مسلم ممالک کے مسلمان باشندوں سے ہے۔ انہیں جو مسائل درپیش ہیں، ان میں ایک بہت بڑا مسئلہ مسلمانوں کے مذہبی عقائد کی مناسب حفاظت کا ہے۔ اس سلسلے میں اپنے مسلمان بھائیوں کی مؤثر مدد کے لئے ہمیں لائحہ عمل ترتیب دینا چاہیے۔ ہمیں

باقی صفحہ ۹ پر

جمعیۃ علماء برطانیہ اور مسلمانان برطانیہ کا حکومتِ پاکستان سے پرزور مطالبہ

شبھلٹ اسلامی نظریہ کی بنیاد پر عمل میں آنے والی ریاست پاکستان کے قیام کے بعد وزارت خارجہ کا قلمدان ایک ایسے فرد کے سپرد کیا گیا جس نے اقوام عالم کے سامنے اپنے اختیارات، عہدہ اور اثر و رسوخ کا ناجائز استعمال کرتے ہوئے اسلامی اقدار کو اجاگر کرنے کی بجائے مخصوص خفیہ منصوبہ بندی کے مطابق مرزائیت کی تبلیغ کی اور مسلمانوں کی صفوں میں ایسا خنجر گھونپا جسکے نقصان کی تلافی تاحال نہیں ہو رہی پاکستان کی اہم ترین ذمہ داری کے بل بوتے پر نہ صرف پاکستان کی اہم کلیدی اسامیوں کو اپنی منشا کے مطابق پر کرنے کی کوشش کی بلکہ بیرون ملک بھی اہم مراکز میں مرزائی اور مرزائی نواز افراد کا تقرر عمل میں لایا اقوام متحدہ کے نسلی اقلیتوں کے کمیشن میں پاس ہونے والی قرارداد اسی کام کا نتیجہ ہے۔ جمعیت علماء برطانیہ کے مرکزی راہنماؤں مولانا یوسف متالا سرپرست، مولانا حافظ منظور الحق سرپرست، مولانا لطف الرحمٰن صدر، مولانا محسن نائب صدر مولانا عبدالرشید ربانی سیکرٹری جنرل، مفتی محمد اسلم سیکرٹری، مولانا فتح محمد میر مرکزی خزانچی مولانا قاری تصور الحق سیکرٹری نشر و اشاعت، مولانا مفتی مقبول احمد امیر سکاٹ لینڈ، مولانا آدم امیر مڈلینڈ، مولانا یوسف سورتی، مولانا بلال پٹیل، مولانا رضاء الحق، مولانا بلال مظاہری، مفتی شبیر احمد امیر لنکا شائر اور مولانا اقبال رنگونی نے کہا کہ ایک طرف تو پاکستان کا ہر حکمران طبقہ اسلام اسلام کا ڈھنڈورا پیٹتا رہا ہے جبکہ محض کاغذی کارروائیوں اور زبانی دعووں سے غلبہ اسلام نہیں ہوا کرتا۔ ان راہنماؤں نے کہا کہ اقوام متحدہ میں حالیہ پاس ہونے والی قرارداد سے جہاں پر پاکستان کی کامیاب خارجہ پالیسی" کی قلعی کھل رہی ہے وہیں پر قادیانیوں کی سرگرمیوں اور انکے دائرہ کار کی خبر بھی دے رہی ہے۔ اقوام متحدہ میں نسلی اقلیتوں کے کمیشن کی قرارداد قادیانیوں کی مکمل سرپرستی اور اسلام دشمن کے خود کاشتہ پودا ہونے کی ناقابل تردید تصدیق و تسلیم ہے۔ قیام پاکستان کے وقت لاکھوں کشمیری مسلمانوں کو بھارت کے پنجہ ظلم و استبداد میں دھکیلنے کے بعد بھی جنکی دلی جلن ختم نہ ہو سکی تو پھر انہوں نے سالمیت پاکستان کو خطرات کے بھنور میں ڈالنے کی ایسی کوشش کیں کہ آج پھر یہ لوگ بنگلہ دیش کی طرز پر خارجی مداخلت کے راستے ہموار کرنے میں سرتوڑ کوشش کر رہے ہیں۔ پاکستان میں اب تک اپنے محفوظ مرکز کی وجہ سے بیرون ملک انکی سرگرمیوں پر پردہ پڑا ہوا تھا جبکہ اب مرزا طاہر کے فرار کے بعد یورپی ممالک میں کئی ایک خفیہ اور ظاہری مراکز کی نشاندہی ہوئی ہے اور ساتھ ہی نشریاتی تبلیغی اور پاکستان دشمنی پر مبنی پروپیگنڈا کیلئے اپنی تجوریوں کا منہ پورے طور پر کھول دکھا ہے اور دولت کی اندھی تقسیم سے اقوام عالم کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کی پوری کوشش کر رہے ہیں اور مظلوموں کی داد رسی کے نام پر جسطرح مملکت خداداد پاکستان کی نظریاتی سرحدوں پر یلغار کی بالواسطہ مہم شروع کرنے کا اعلان کیا ہے وہ مسلمانان پاکستان اور تمام عالم کے مسلمانوں کیلئے خطرے کی گھنٹی ہے۔ مسلمانان برطانیہ حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ اس اسلام دشمن گروہ کے سیاسی اور مذہبی حلیہ کے تعارف کیلئے مسلمان ممالک میں خصوصاً اور دیگر اقوام عالم میں عموماً بلاتاخیر کام کا آغاز کریں اور بیرون ملک اس مکروہ گروہ کے لوگوں کو سفارتی ذمہ داری سے سبکدوش کریں اور اقوام متحدہ میں پاکستانی مندوبین کی تقرری کا نئے سرے سے جائزہ لیتے ہوئے مسلمان اور عقیدہ ختم نبوت پر غیر متزلزل ایمان رکھنے والوں کا تقرر عمل میں لائیں نیز ان سفارتی اداروں میں ثقافتی اور دیگر غیر ضروری نمائشی پروگراموں کی بجائے مملکت کے اساسی نظریہ اور عقیدہ ختم نبوت سے روشناس کرانے کیلئے خصوصی تقاریب کے انعقاد کا اہتمام کرنے کی تلقین کریں۔ جمعیت علماء برطانیہ کے راہنماؤں نے کہا کہ پاکستان میں مذہبی راہنماؤں کے اغواء اور قتل و غارت کے واقعات اور مبلغین ختم نبوت کے قتل کے منصوبہ کا قبل از وقت طشت ازبام ہونا اور معصوم بچوں کے اغواء اور قتل کے واقعات درندگی کے مظاہرے کے ناقابل تردید ثبوتوں کے فراہم ہونے کے باوجود کفر کے دلدادوں کے ناپاک سینوں سے کلموں کے آویزاں بیجز کے اتارے جانے اور اسلامی اصطلاحات کے غلط استعمال سے روکنے کو جو لوگ ظلم قرار دے رہے ہیں ان کا حقائق کی دنیا سے دور کا واسطہ بھی نہیں لگتا۔ جمعیت کے راہنماؤں نے خبردار کیا وہ اقوام عالم کی مذہبی معاملات میں کسی بھی مداخلت کو برداشت نہیں کریں گے اور اس قسم کے کسی بھی منصوبہ کو پایہ تکمیل تک نہ پہنچنے دیں گے اور قادیانیوں کے فتور کا جواب دینے کیلئے اپنے تمام وسائل کو بروئے کار لائیں گے۔

مولانا اللہ وسایا کے اعزاز میں استقبالیہ

بہاولپور (نمائندہ ختم نبوت) مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے عالمی مبلغ مولانا اللہ وسایا کے اعزاز میں جمعیت علماء اسلام بہاولپور شہر کے امیر مولانا شمس الدین انصاری نے اپنے ادارہ مدرسہ دارالعلوم نظامیہ میں استقبالیہ دیا جس میں مدرسہ کے اساتذہ اور طلباء نے مولانا موصوف کا خیر مقدم کیا۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے انہوں نے

کہاکہ دینی مدارس اسلام کا قلعہ ہیں جو شب و روز باطل کے خلاف سینہ سپر رہتے ہیں۔ اسلام کے نفاذ اور مبلغ تیار ہوتے ہیں۔ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے کہاکہ بہاولپور کے تعلیمی ادارے اور علماء کرام نے ہمیشہ تحریک ختم نبوت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ہے مولانا شمس الدین انصاری نے مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کی اندرون و بیرون ملک تبلیغی سرگرمیوں پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے مکمل تعاون کا یقین دلایا۔۔۔ قبل ازیں مولانا اللہ وسایا نے جامع مسجد اشرف غلہ منڈی میں خطیب مسجد مولانا محمد یوسف کی دعوت پر عظیم اجتماع سے خطاب کیا۔

مرزائی رسالے کے خلاف مقدمہ درج ہوگیا

صدیق آباد ربوہ (نمائندہ ختم نبوت) قادیانیوں کے رسالہ ماہنامہ انصار اللہ ربوہ کے ضمیمے میں مشہور عالم دین مولوی بھی گماشتے مرزا ظفر اللہ کو اللہ تعالیٰ کا کلمہ قرار دینے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین کرنے اور دوسری توہین آمیز عبارت تحریر کرنے رسالہ کے ایڈیٹر پبلشرز کے خلاف مقدمہ درج کر لیا گیا یہ الفاظ مرزا طاہر کے تھے علاوہ ازیں اسی رسالے میں مرزا طاہر نے اپنا مذہب اسلام قرار دیا ہے۔ اس مسئلہ کی طرف ہفت روزہ ختم نبوت نے اپنے ایک اداریہ میں نشاندہی کی تھی۔

حافظ حسین احمد کو صدمہ

کوئٹہ (نمائندہ ختم نبوت) جمعیت علماء اسلام پاکستان کے سیکرٹری اطلاعات حافظ حسین احمد کی نانی قضائے الٰہی سے ۸۰ سال کی عمر میں انتقال کر گئیں مرحومہ کا جنازہ پیر کی صبح ساڑھے آٹھ بجے مدرسہ مطلع العلوم بروری روڈ سے اٹھایا گیا۔ مرحومہ کے ایصال ثواب کیلئے جامعہ رشیدیہ میں قرآن خوانی اور دعا ہوئی مولانا محمد یعقوب شرودی نے مرحومہ کیلئے دعائے مغفرت کی اور حافظ حسین احمد اور پسماندگان سے اظہار تعزیت کیا۔

ربوہ ایک قادیانی کنبہ نے اسلام قبول کر لیا

ربوہ (نمائندہ ختم نبوت) مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکز جامع مسجد محمدیہ ریلوے اسٹیشن ربوہ کے امام و انچارج قاری شبیر احمد عثمانی کے ہاتھ پر مورخہ ۲۱ کو ایک قادیانی ثنا احمد ولد نثار احمد قوم اعوان سکنہ فاروق تحصیل و ضلع سرگودھا حال ربوہ نے اپنے بچوں سمیت مرزائیت سے تائب ہو کر اسلام قبول کر لیا ہے۔ نو مسلم ثنا احمد نے قاری شبیر احمد عثمانی کو ایک تحریر بھی لکھ کر دی ہے جس میں اس نے لکھا ہے کہ میں حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خدا تعالیٰ کا سچا اور آخری نبی تسلیم کرتا ہوں۔ اور لکھا کہ میں حضور کے بعد ہر مدعی نبوت کو دجال و کذاب اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں اور یہ بھی لکھا کہ میں مرزا غلام احمد قادیانی کو جھوٹا دجال دھوکہ باز بے ایمان اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔ مسجد محمدیہ میں موجود نمازیوں نے نومسلم کو اسلام قبول کرنے پر مبارکباد پیش کی اور قاری شبیر احمد عثمانی نے نو مسلم کے لئے استقامت کی دعا کرائی۔ اسلام قبول کرنے والوں میں ثنا احمد ولد نثار احمد، ندیم احمد ولد ثنا احمد، رفیق احمد ولد ثنا احمد، شبانہ، فرزانہ دختران ثنا احمد شامل ہیں۔

گستاخی رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم پر مشتمل کتاب اٹھالی گئی

مانچسٹر (نمائندہ ختم نبوت) انر لندن ایجوکیشن اتھارٹی کے سکولوں کی لائبریری سے مسلمانوں کے جذبات مجروح کرنے والی کتاب مسلمز اینڈ اسلام (MUSLIMS AND ISLAM) کو اٹھا لیا گیا ہے۔ اس کتاب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کی گئی تھی۔ جس پر ایشیائی مساوی مواقع کی سب کمیٹی کے ممبر اور بالہم کے سکولوں کے گورنر جی اے بٹ صاحب نے احتجاج کیا۔ اور سکولوں کی گورننگ باڈی کے اجلاس میں اس کتاب کی سکول لائبریریوں میں موجودگی پر سخت اعتراض کیا۔ جس پر ڈویژن ۔ اے ایجوکیشن ڈائریکٹر نے جی اے بٹ کو بتایا کہ مذہبی تعلیم کے انسپکٹر نے احکامات جاری کئے ہیں کہ یہ کتاب اسکولوں کی لائبریری سے اٹھالی جائے۔ مسٹر بٹ نے تمام مسلمانوں سے اپیل کی ہے کہ اگر ان کی قریبی اسکولوں کی لائبریری میں یہ کتاب (اور دیگر تمام کتابیں جو اس موضوع سے متعلق ہیں) موجود ہے تو وہ گورنروں سے اس کتاب کے ہٹانے کا مطالبہ کریں۔ جس میں مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کرنے والا مواد موجود ہو۔

مجلس تحفظ ختم نبوت بسی کے عہدہ داران کا انتخاب

مجلس تحفظ ختم نبوت بسی کا اجلاس بمقام مدرسہ قاسم العلوم زیر صدارت جناب حاجی محبت خان صاحب منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل عہدیداروں کا انتخاب ہوا۔

سرپرست	حاجی محبت خان صاحب
امیر	حاجی سعید احمد صاحب
نائب امیر	حاجی محمد امین صاحب
ناظم اول	ملک دلاور خان صاحب
ناظم دوم	مولوی عطاء اللہ صاحب
ناظم سوم	محمد داؤد صاحب
خزانچی	فتح محمد صاحب
سالار	مولوی دل محمد صاحب

اور مندرجہ ذیل قرار داد پیش کی جو کہ متفقہ طور پر منظور ہوگئی قادیانیوں سے ان کی عبادت گاہیں چھین کر مسلمانوں کے حوالے کر دی جائیں ان کو کلیدی عہدوں سے ہٹا دیا جائے وزیر اعظم پاکستان کے لئے مسلمان ہونا ضروری قرار دیا جائے

مسلمانان برطانیہ اور دیگر اقوام کو حضورؐ کی سیرت طیبہ سے روشناس کرنے کیلئے برطانیہ میں سیرت پروگرام

مولانا قاری تصور الحق سیکرٹری نشر و اشاعت جمعیت علماء برطانیہ نے ایک بیان میں کہا کہ جمعیت علماء برطانیہ نے طویل غور و خوض کے بعد ملک بھر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مقدسہ سے مسلمانان برطانیہ کو خصوصاً اور دیگر اقوام کو عموماً روشناس کرانے کیلئے وسیع پیمانے پر سیرت کانفرنسوں کا پروگرام ترتیب دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ آج اسلام اور قائد انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ کو انتہائی بھیانک اور بھونڈے انداز میں پیش کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے اور یہ اسلام دشمنوں کے سوچے سمجھے منصوبہ کے عین مطابق ہو رہا ہے اور اس گمراہ کن مہم پر بے تحاشہ دولت بھی لٹائی جا رہی ہے۔ سیکرٹری نشر و اشاعت نے کہا کہ ہم کو ہم مسلمانوں کا دعویٰ ہے کہ نظام ازل کے روز اول سے آج تک عالم انسانیت میں کسی بھی قوم کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر بہتر قیادت نہ نصیب ہوئی ہے اور نہ ہو گی۔ انہوں نے کہا کہ اس عظیم ذات صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی اقوام عالم کیلئے آج بھی چیلنج ہے کہ وہ ہزار کوششوں کے باوجود کسی ایسی قیادت کو منظر عام پر نہ لا سکے جو اسکی خوبیوں کی عشر عشیر بھی ہو۔ انہوں نے کہا کہ دولت اور زور کے سہارے کئی نظاموں نے جنم لیا اور اس نظریہ کے پیش کرنے والے ہیرو کی حیثیت سے ابھرے مگر تھوڑے ہی عرصہ بعد خود اپنے پیروکاروں کی نظر میں معتوب ٹھہرے مگر کئی صدیوں کے گزر جانے کے بعد جس ذات پر کوئی انگلی تک نہ اٹھا سکا اور جس کے اپنوں نے ہی نہیں دشمنوں نے بھی عظمت کے ترانے الاپے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں۔ سیکرٹری نشر و اشاعت نے کہا کہ آج پورا عالم انسانیت پریشانی میں مبتلا ہے اور اپنے بچاؤ کے راستہ کی تلاش میں ہے اور اس طوفان میں اسے مضبوط سہارا کی شدید ترین ضرورت ہے اور وہ صرف ایک ذات کی پیروی میں نصیب ہو سکتا ہے جسے ہمارے علاوہ عرب و عجم کا مسکین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام سے جانتا ہے۔ چنانچہ ان ارادوں کیساتھ جمعیت علماء برطانیہ نے امسال سے باقاعدہ ربیع الاول میں ملک بھر کیلئے سیرت کانفرنسوں کا پروگرام مرتب کیا اور ان پروگراموں کو مزید موثر بنانے کے لئے اردو کے علاوہ انگریزی اور عربی زبان میں بھی پروگرام رکھے ہیں تاکہ نئی نسل بھی قرب کے راستہ میں رکاوٹ محسوس نہ کرے۔ گو تیاری کیلئے وقت زیادہ نہ تھا مگر پھر بھی ہم الحمد اللہ ہر صوبہ کی سطح پر ایک مربوط پروگرام بنانے میں کامیاب ہو گئے ہیں جس کے مطابق ۱۰ نومبر بروز اتوار مرکزی جامع مسجد سارتھ ہال لندن ۱۷ نومبر بروز اتوار بعد نماز مغرب جامع مسجد نور الاسلام سینٹ مارگریٹ روڈ بریڈ فورڈ ۲۴ نومبر بروز اتوار بعد نماز مغرب مرکزی جامع مسجد گروبلس کراس گلاسگو میں عظیم الشان سیرت کانفرنسیں ہوئیں اور یکم دسمبر مرکزی جامع مسجد بلگریو روڈ بروز اتوار بعد نماز مغرب، ۸ دسمبر جامع مسجد روڈلی لائن بیک برن بروز اتوار بعد نماز مغرب، ۱۴ دسمبر بروز ہفتہ جامع مسجد نور گلاسٹر بعد از نماز مغرب اور ۱۵ دسمبر بروز اتوار بعد نماز مغرب کنگس مسجد سپورن روڈ کارڈف میں سیرت کانفرنسیں منعقد ہوں گی۔ اور یہ بات بھی ہمارے لئے انتہائی مسرت کا باعث ہے کہ ان پروگراموں کے یہاں جمعیت علماء برطانیہ کے تمام مرکزی زعماء مولانا یوسف متالا، مولانا حافظ منظور الحق، مولانا لطف الرحمن، مولانا عبدالرشید ربانی، مفتی مقبول احمد، مولانا عبدالرحمن، مولانا فتح محمد مہر، مفتی محمد اسلم، مولانا آدم، مولانا یوسف سورتی، مولانا بلال پٹیل، مولانا سید الازکیا، مولانا مفتی بشیر احمد، مولانا منظور عالم، مولانا خورشید، مولانا حسن، مولانا بلال مظاہری، مولانا غلام رسول ملاں، مولانا نعیم، مولانا اسلم زاہد، قاری اسماعیل رشید اور مولانا اسماعیل بحیثیت مقرر ہیں وہاں پاکستان، ہندوستان اور نیوزی لینڈ سے تشریف لائے ممتاز علماء کرام مولانا فضیل احمد قاسمی سیکرٹری جنرل جمعیت علماء ہند، مولانا قاری سعید الرحمن سابق نائب چیئرمین مجلس شوریٰ پاکستان، مولانا سید عطاء المحسن بخاری ابن امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری ملتان اور مولانا سید اسعد اللہ طارق نیوزی لینڈ بھی سرپرستی سے نواز رہے ہیں۔

ڈینس سینٹر ویمبلے میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس

مانچسٹر (نمائندہ ختم نبوت) مورخہ ۲۰ اکتوبر بروز اتوار مسلم ایجوکیشنل اینڈ کلچرل سوسائٹی ویمبلے کے زیر اہتمام تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی جس میں ویمبلے کے بہت سے تعلیم یافتہ افراد نے شرکت کی قرآن کریم کی تلاوت کے بعد حافظ محمد اقبال صاحب رنگونی نے قرآن و حدیث کی روشنی میں سنت کا مقام بتلایا۔ آپ کے بعد حضرت مولانا محمد موسیٰ صاحب قاسمی بولٹن نے اپنے خطاب میں عالمی ختم نبوت کانفرنس کی شاندار کامیابی پر خدا کا شکر کرتے ہوئے حضرات علماء کرام کی بے مثال قربانیوں کو خراج تحسین پیش کیا۔ آپ کے بعد مناظر اسلام حضرت مولانا محمد یوسف صاحب رحمانی نے مسئلہ ختم نبوت

کو قرآن و حدیث کی روشنی میں بیان کیا آپ نے کہا کہ مسئلہ ختم نبوت اسلام کا ایک نہایت ہی اہم اور بنیادی رکن ہے اور مرزا قادیانی کی گمراہی کی ابتداء دراصل اس کے انکار سے ہوئی شروع ہوئی۔ اور اس مسئلہ میں اگر کسی نے تاویل کی راہ نکالی یا شکوک و شبہات پیدا کرنے کی کوشش کی تو اسکا اسلام سے کچھ بھی رشتہ نہ رہے گا۔ آخر میں ریلیے کالج کے ایک پروفیسر صاحب کی خواہش پر حافظ محمد اقبال صاحب رنگونی نے مرزا قادیانی کے تین دعوے متعلق تفصیلات بیان کیں اور نزول مسیح کا عقیدہ قرآن و سنت کی روشنی میں بتلایا۔ آپ نے کہا کہ قادیانی جب مسلمانوں کی نئی نسل کو ان کے دام تزویر و تلبیس کا شکار ہوتے نہیں دیکھتے تو پھر ان نوجوان سے کہتے ہیں کہ جب تم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین مانتے ہو تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد کے قائل کیوں ہو؟ ان کی اس چالاکی سے اسلامی تعلیمات سے ناآشنا نوجوان سوچنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ چنانچہ حافظ صاحب موصوف نے اس مسئلے پر مختصر اور جامع خطاب کیا اور مرزا غلام قادیانی کی تاویلات باطلہ اور مزخرفات فاسدہ کا پردہ چاک کیا۔ حاضرین جلسہ مرزا قادیانی کی مضحکہ خیز تاویلات سن کر ششدر رہ گئے اور کہنے لگے کہ ایسا شخص تو پاگل یا مراقی لگتا ہے۔ اجلاس حضرت مولانا قاری محمد بلال صاحب مظاہری مدظلہ خلیفہ حضرت اقدس شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ کی دعا پر برخواست ہوا۔

سیرت کانفرنس کی طرح بین الاقوامی ختم نبوت کانفرنس منعقد کی جائے

مولوی فقیر محمد!

فیصل آباد (نمائندہ ختم نبوت) مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے ۱۲ ربیع الاول کو اسلام آباد میں بین الاقوامی سیرت کانفرنس منعقد کرنے کا خیر مقدم کرتے ہوئے صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق اور وزیر اعظم محمد خان جونیجو سے اپیل کی ہے کہ قادیانیت کے کینسر کے خاتمے کے لئے بھی سرکاری طور پر پاکستان میں ایک بین الاقوامی ختم نبوت کانفرنس منعقد کی جائے انہوں نے کہا کہ جنرل محمد ضیاء الحق نے قادیانیوں کی خلاف اسلام سرگرمیوں کی روک تھام کے لئے ۲۶ اپریل ۱۹۸۴ء کو ایک آرڈیننس نافذ کیا جس کا دنیائے اسلام نے بھرپور خیر مقدم کیا تھا اس آرڈیننس کے تحت قادیانیوں کو اسلامی اصطلاحات استعمال کرنے سے روک دیا تھا اور مسلمانوں کی طرح قادیانیوں کو اذان دینے اور اپنی عبادت گاہ کو مسجد کہنے اور لکھنے سے قانوناً روک دیا گیا تھا اسی طرح قادیانی مذہب کی تبلیغ اور اشاعت پر بھی پابندی لگا دی گئی تھی جس کی سزا تین سال اور جرمانہ مقرر کی گئی تھی انہوں نے کہا کہ اس آرڈیننس پر کچھ عرصہ عمل ہوا اب مرزائیوں نے اپنی جارحانہ سرگرمیوں میں پھر اضافہ کر دیا ہے اور آرڈیننس کی خلاف ورزی کرتے ہوئے دیہاتوں میں پھر اذانیں دینی شروع کر دی ہیں اپنی عبادت گاہوں اور دیگر جگہوں پر مسلمانوں کا کلمہ لکھنا شروع کر دیا ہے قادیانی لٹریچر دوبارہ شائع کیا جا رہا ہے جس میں تفسیر کبیر بھی شامل ہے قادیانی ماہناموں کے ضمیمے اور مرزائیت کی تبلیغ کی جا رہی ہے ربوہ میں سالانہ اجتماعات پر پابندی کے باوجود سالانہ جلسہ کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ ربوہ میں قادیانی عبادت گاہ مبارک کی دوبارہ تعمیر شروع کی گئی ہے جس پر ۴۰ لاکھ روپے خرچ ہوں گے جبکہ مسلمانوں کی مسجد جیسے مینار اور محراب بنانے پر پابندی ہے اسی طرح آنجہانی ظفر اللہ خاں قادیانی غیر مسلم کی موت پر شعائر اسلام کی توہین کی گئی۔ ان کی ارتھی پر دس ہزار قادیانیوں کی بجائے ۸۰ سے ۹۰ ہزار شرکت کا جھوٹ لکھا گیا مگر قادیانیوں کے خلاف ربوہ میں کوئی قانونی کاروائی نہیں کی جا رہی ہے انتظامیہ خاموش بیٹھی ہوئی ہے۔

ٹی۔ آئی کالج ربوہ کے پرنسپل کا تبادلہ منسوخ کیا جائے

ربوہ (نمائندہ ختم نبوت) مجلس تحفظ ختم نبوت مسلم کالونی (ربوہ) کے رہنماؤں مولانا خدا بخش خطیب ربوہ، قاری شبیر احمد عثمانی، قاری محمد اسحاق نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ ٹی۔ آئی کالج ربوہ کے پرنسپل ملک محمد بخش کا تبادلہ ربوہ کالج سے ہو رہا ہے ان رہنماؤں نے کہا ہے کہ ملک صاحب کے تبادلہ کا مقصد کالج دوبارہ قادیانیوں کی تحویل میں دینا ہے۔ ان رہنماؤں نے یہ بھی کہا ہے کہ جب سے ملک صاحب ربوہ کالج میں بطور پرنسپل متعین ہوئے ہیں ان دنوں سے ربوہ کالج کا معیار تعلیم بہت بلند ہوا ہے۔ انہوں نے محکمہ تعلیم کے اعلیٰ افسران سے پرزور مطالبہ کیا ہے کہ پرنسپل صاحب کا تبادلہ فوری طور پر منسوخ کیا جائے۔

بقیہ:- وزیر اعظم

پاکستان کی طرف سے اس قرارداد پر عمل کرنے کے لئے تمام بین الاقوامی اداروں اور اسلامی ممالک کی تنظیم سے بھرپور تعاون کی یقین دہانی کراتا ہوں۔

(ماخوذ پمفلٹ وفاقی وزارت امور مذہبی)

خصائل نبوی ﷺ

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سینگی پچھنے لگوانے کا ذکر

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب رح

اس باب میں مصنف رح نے چھ حدیثیں ذکر فرمائی ہیں۔ جن میں سینگی کے استعمال کے مختلف واقعات ذکر فرمائے ہیں۔ مقصود یہ ہے کہ معمولات نبویہ میں علاج بدن اور دوا کا استعمال کرنا بھی تھا۔ علاج کرنا توکل کے منافی نہیں ہے اس لیے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر متوکل کون ہوگا مگر اس کے باوجود حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے علاج کے طور پر سینگی کا استعمال متعدد احادیث میں نقل کیا گیا ہے اور حق یہ ہے کہ توکل اسباب کے منافی نہیں ہے۔ ہمارے حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے اس رسالہ میں جس میں اپنے مبشرات کو جمع کیا ہے اور اپنے بہت سے مکاشفات اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے خوابوں میں جو سوالات کیے ہیں ذکر کئے ہیں لکھا ہے کہ میں نے ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے روحانی سوال کیا کہ اسباب کے اختیار کرنے میں اور اسباب کے ترک کرنے میں کون سی چیز افضل ہے تو مجھ پر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے روحانی فیض ہوا۔ جس کی وجہ سے اسباب واولاد وغرض ہر چیز سے طبیعت سرد پڑ گئی۔ اس کے بعد میری طبیعت پر ایک انکشاف ہوا جس کا اثر یہ ہوا کہ طبیعت تو اسباب کی طرف متوجہ ہے اور روح تسلیم و تفویض کی طرف مائل ہے فقط۔ حق یہ ہے کہ یہی اصل توکل ہے کہ اسباب کو بالکل غیر مؤثر سمجھیں اسباب میں تاثیر بھی اللہ تعالیٰ جل شانہٗ ہی کی طرف سے ہے اس کی مشیت بغیر اسباب بھی کچھ نہیں بنا سکتے۔

از قضا سرکنگبیں افزود
روغن بادام خشکی مے نمود

مفردات الٰہیہ کے سامنے کسی کا بھی بس نہیں ہے سرکہ کے استعمال سے صفرا بڑھ جائے اور بادام روغن کے استعمال سے خشکی ہونے لگے۔ حضرت اقدس شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ایک دوسرے رسالہ میں ہے کہ یہ اسباب کا مسئلہ منجملہ ان تین وصیتوں کے ہے۔ جن کی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت فرمائی اور شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے طبعی رجحان کے خلاف پر مجبور کیا گیا۔ دوسرا تفضیل شیخین کا ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ پر اور تیسرا مسئلہ تقلید کے نہ چھوڑنے کا ہے کہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا میلان تقلید کے چھوڑنے پر تھا۔ مگر مجبور کیا گیا کہ کسی ایک امام کی تقلید ضرور کریں۔ تفصیل کا یہاں محل نہیں ہے۔ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے رسائل فضل مبین اور فیوض الحرمین میں ہر دو کی تفصیلات ہیں۔

حدثنا علی بن حجر حدثنا اسمٰعیل بن جعفر عن حمید قال سئل انس ابن مالك عن كسب الحجام فقال انس احتجم رسول الله صلى الله عليه وسلم حجمهٗ ابوطيبة فامر له بصاعين من طعام وكلم اهلهٗ فوضعوا عنه من خراجه وقال ان افضل ما تداويتم به الحجامة او ان من امثل ما تداويتم به الحجامة

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی نے سینگی لگوانے کی اُجرت کا مسئلہ پوچھا کہ جائز ہے یا نہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ ابوطیبہ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سینگی لگائی تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو صاع کھانا (ایک روایت میں کھجور بھی آیا ہے) مرحمت فرمایا اور اُن کے آقاؤں سے سفارش فرما کر ان کے ذمہ جو محصول تھا اس میں کمی کرا دی اور یہ بھی ارشاد فرمایا کہ سینگی لگانا بہترین دوا ہے۔

فائدہ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود قیمت ادا فرمائی تو مسئلہ کا جواب ظاہر ہوگیا۔ غالباً سوال کا منشاء یہ ہوگا کہ بعض حدیثوں میں اس پیشے کی مذمت آئی ہے جس کا مقصود یہ ہے کہ اس میں چونکہ خون چوسنا پڑتا ہے جو ایک ناپاک چیز ہے

باقی صـ۲۶ پر

کون سا علم میراث انبیاء ہے

مظہر علی صدیقی

آج کے دور میں لوگ علم دین کو بڑی محنتوں اور مشقتوں سے حاصل کرتے ہیں اور محض اس خیال سے حاصل کرتے ہیں کہ یہ انبیاء کی وراثت ہے۔ نبیوں کا ترکہ ہے۔ اس سے خدا کی رضا حاصل ہو گی۔ اس کے ذریعے سے جنت کا حصول آسان ہوگا دوزخ سے نجات ہوگی۔۔۔ لیکن حقیقت میں وہ کون سا علم ہے جو میراث انبیاء کہلانے کا مستحق ہے جس کے ذریعے سے نجات ہوگی۔

دیکھئے میراث انبیاء وہ علم ہے جس کے اندر خشیت ہو، خوف خدا ہو، اتباع شریعت اتباع دین ہو اب آپ خود غور کریں کہ میراث انبیاء کون سا علم ہے کیا انبیاء کا علم بھی نعوذ باللہ ایسا ہی تھا جس کے اندر محض مسائل اور اصطلاحات کا تلفظ ہو اور خشیت کا نام نہ ہو ہرگز نہیں وہاں تو یہ حالت تھی کہ جتنا علم بڑھتا تھا اتنی ہی خشیت بڑھتی تھی حدیث شریف میں ہے۔ انا اعلمکم باللہ واخشاکم للہ میں تم سے زیادہ خدا کو جاننے والا ہوں اور تم سب سے زیادہ خدا سے ڈرنے والا ہوں۔

اب ہماری یہ حالت ہے کہ علم حاصل کرتے ہیں پھر پڑھنے پڑھانے میں مشغول ہو جاتے ہیں اور اسی کو مقصود بنا لیتے ہیں تحصیل خشیت کا اہتمام نہیں کرتے حالانکہ غیر مقصود کو مقصود بنا لینا مکروہ ہے فقہاء نے اس راز کو خوب سمجھا ہے فرماتے ہیں کہ ایک وضو سے جب تک نماز نہ پڑھ لی جائے دوسرا وضو کرنا مکروہ ہے ظاہر میں تو شبہ ہوتا ہے کہ فقہاء نے ایک عبادت سے منع کیا مگر یہ لوگ حکماء امت ہیں واقعی خوب سمجھتے ہیں کہ جب اس نے غیر مقصود کو اداء مقصود سے پہلے مکرر کیا تو غیر مقصود کو مقصود بنا لیا اور یہ حد سے تجاوز ہے۔ غرض دین کی نگاہ میں حقیقی و کامل علم وہی ہے جو عمل و اثر سے خالی نہ ہو یعنی جو اطاعت کا باعث و موجب ہو اور معصیت سے مانع و حاجب ہو جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اسئلك من خشيتك ما تحول به بيني وبين

اس سے معلوم ہوا کہ خشیت مطلوب وہی ہے جو گناہوں سے حائل ہو جائے پس جس کو یہ حالت حاصل نہیں اس کو خشیت مطلوبہ ہی حاصل نہیں اور جب خشیت نہیں تو علم ہونے کی کوئی دلیل نہیں گو کتابی علم حاصل ہو مگر شریعت میں جو علم مطلوب ہے وہ محض کتابی نہیں بلکہ وہ علم مطلوب ہے جو دل میں اتر جائے اور اپنے اثر کو ظاہر کر کے دکھا دے کہ علم دین کا کیا اثر ہوتا ہے

رسول اللہ کے اسم گرامی کا احترام

سلطان محمود پر اپنے تقویٰ اور کسر نفسی کی وجہ سے حب رسول کا بڑا غلبہ رہا وہ اپنی زبان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی لانے میں حد درجہ احترام کرتا تھا اس کے ایک ندیم خاص کا نام محمد تھا وہ اس کو اسی نام سے پکارا کرتا تھا ایک دن اس نے تاج الدین کہہ کر پکارا وہ آیا اور شاہی حکم کی تعمیل کر کے گھر گیا تو تین دن تک سلطان کی خدمت میں حاضر نہ ہوا سلطان نے اس کو گھر بلا بھیجا اور اس سے غیر حاضری کا سبب دریافت کیا تو اس نے عرض کیا بادشاہ سلامت مجھے ہمیشہ محمد کے نام سے پکارا کرتے تھے اس بار خلاف عادت مجھے تاج الدین کے نام سے پکارا تو میں سمجھا کہ مجھ سے کوئی بدگمانی پیدا ہوگئی ہے لئے میں نے اپنی صورت نہیں دکھائی اور یہ تین دن میں نے بڑی بے چینی اور بے قراری سے گزارے سلطان نے اس کو یہ کہہ کر اطمینان دلایا کہ میں تم سے بدگمان نہیں ہوں لیکن جب میں نے تم کو تاج کہہ کر پکارا تھا اس وقت میں باوضو نہ تھا مجھے شرم آئی کہ میں محمد کا نام بے وضو لوں۔

یہ عورت ایک چھلانگ لگا کر دوزخ سے جنت میں پہنچ گئی

تحریر: سید امین گیلانی

کوئی طویل سفر تھا، میں اور مولانا غلام غوث ہزاروی مرحوم کار میں پیچھے بیٹھے ہوئے تھے اور حضرت مفتی اعظم آگے۔ مولانا نے کہا مفتی صاحب آپ کو ایک عجیب واقعہ سناؤں، ہمارے ہاں ایک مجذوب سا آدمی یونہی مستانہ وار پھرتا رہتا ہے مگر جب بھی کوئی خبر دیتا ہے وہ صحیح نکلتی ہے۔ لیکن اب کے اس نے جو خبر دی ہے اس کا اس دنیا میں تو پتہ نہیں چل سکتا البتہ آخرت میں پتہ چلے گا۔ آپ نے دیکھا ہوگا ہمارے پہاڑی علاقوں میں مکانوں کی چھتیں کھلی ہوتی ہیں کوئی چار دیواری نہیں ہوتی۔ ایک عورت رات کو اٹھی اور اپنے مکان کی چھت کے کنارے پر بیٹھ کر پیشاب کرنے لگی پیشاب کرتے ہوئے اسے خیال آیا۔ ارے! میرا تو منہ قبلہ کی طرف ہے گھبرا کر اس نے رخ جو بدلا تو پاؤں پھسل کر کنارے سے اتر گیا اس کے ساتھ ہی وہ لڑھک کر گلی میں گر گئی ہوئے جب تک گھر والے جاگ کر دوڑے اسے سنبھالا۔ وہ اس وقت تک زندہ تھی جب اس سے پوچھا یہ کیسے ہوا؟ تو اس نے بمشکل یہ وجہ بتائی اور اس کے بعد بے چاری نے دم توڑ دیا۔ اب روئے

باقی ص ۲۷ پر

ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر

کسبِ حلال

الحمد للہ رب العالمین، والصلوٰۃ والسلام علی سید الأنبیاء والمرسلین، وعلی آلہ وصحبہ أجمعین۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسبِ حلال کی فضیلت اور اس کی ترغیب دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

"إن أطیب ما أکلتم من کسبکم"

(مشکوٰۃ المصابیح ۲۴۲)

تمہاری سب سے زیادہ پاکیزہ روزی جو تم کھاتے ہو وہ ہے جو تمہاری اپنی کمائی ہوئی ہو۔

اس حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس رزق کو سب سے زیادہ پاکیزہ اور طیب فرمایا جسے انسان جائز اور قانونی ذرائع کے ذریعہ محنت کرکے حاصل کرتا ہے، چاہے وہ محنت تجارت کی شکل میں ہو، کھیتی باڑی کی شکل میں ہو، ملازمت کی شکل میں ہو یا مزدوری وغیرہ کی شکل میں ہو۔

اسلام ایک پاکیزہ دین ہے۔ اس کی تعلیمات بھی پاکیزہ ہیں، اور وہ پاکیزہ کا حکم دیتا ہے، اور پاکیزہ روزی اور کسبِ حلال کا حکم دیتا ہے۔ اسی لیے اس نے جائز اور قانونی ذرائع اختیار کرنے کا حکم دیا ہے، ناجائز اور غیر قانونی ذرائع کے استعمال سے روکا ہے، اور ان ناجائز ذرائع سے حاصل شدہ روزی کو حرام اور خبیث مال سے تعبیر کرتا ہے۔ اور اس کے بُرے نتائج سے ڈراتا ہے۔

کسبِ حلال کی ترغیب دیتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"ما أکل احد طعامًا قط خیرًا من عمل یدیہ وان نبی اللہ داؤد کان یاکل من عمل یدیہ"

(صحیح بخاری)

کسی شخص نے اپنے ہاتھ کی کمائی سے بہتر کوئی کھانا نہیں کھایا، اور اللہ کے نبی داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھاتے تھے۔

حضرت داؤد علیہ السلام کے بارے میں قرآن کریم نے ذکر فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے لوہے کو نرم فرما دیا تھا۔ جس سے وہ زرہیں بنایا کرتے تھے، جو جنگ کے وقت پہنی جاتی تھیں، اس سے صنعت و حرفت کی فضیلت معلوم ہوئی۔

کسبِ حلال اور رزقِ حلال کی اسلام میں اتنی زیادہ اہمیت ہے کہ اس کے لیے جس طرح ایمان والوں کو حکم دیا گیا ہے، اسی طرح انبیاء اور رسل علیہم السلام کو بھی اس کا حکم دیا گیا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

إن اللہ طیب لا یقبل إلا طیبا، وإن اللہ أمر المؤمنین بما أمر بہ المرسلین فقال: (یا أیہا الرسل کلوا من الطیبات واعملوا صالحًا) وقال تعالیٰ (یا أیہا الذین آمنوا کلوا من الطیبات ما رزقناکم)

(صحیح مسلم)

بیشک اللہ تعالیٰ کی ذات پاک ہے اور وہ پاکیزہ مال کو ہی قبول کرتا ہے، اور اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کو وہی حکم دیا ہے جس کا حکم پیغمبروں کو دیا ہے۔

کسبِ حلال کے لیے اسلام نے جن وسائل اور ذرائع کو جائز اور مشروع قرار دیا ہے ان ہی ذرائع کو اختیار کرنا ایک مسلمان کے لیے ضروری ہے، جیسے تجارت، زراعت، صنعت و حرفت، ملازمت اور مزدوری وغیرہ، اور ایسے ذرائع اور اسباب سے بچنا اور دور رہنا ضروری ہے، جن کو شریعت نے حرام اور ناجائز قرار دیا ہے، اور بعض امور ایسے ہوتے ہیں جن کا حلال یا حرام ہونا مشتبہ ہوتا ہے، ایسے امور سے بچنے میں انسان کے دین کی حفاظت ہے، اور جس نے ایسے امور سے بچنے کی کوشش نہ کی اس کے لیے اس بات کا خطرہ ہے کہ وہ حرام میں مبتلا ہوجائے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مفہوم کو ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے:

الحلال بیّن والحرام بیّن وبینہما أمور مشتبہات لا یعلمہن کثیر من الناس فمن اتقی الشبہات استبرأ لدینہ وعرضہ، ومن وقع فی الشبہات وقع فی الحرام۔

(متفق علیہ)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حلال واضح اور کھلا ہوا ہے اور حرام بھی واضح اور کھلا ہوا ہے اور ان دونوں کے درمیان کچھ چیزیں ایسی ہیں جو مشتبہ ہیں جن کے بارے میں بہت سے لوگ شرعی حکم نہیں جانتے، لہٰذا جو شخص کہ ان مشتبہ امور سے بچتا رہا اس نے اپنے دین اور عزت کو بچالیا، اور جو ان مشتبہ امور میں پڑگیا وہ حرام میں مبتلا ہوا۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حقیقت کو

ایک مثال سے واضح فرمایا' اللہ تعالیٰ کی حرام کی ہوئی چیزوں کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی بادشاہ یا حکومت اپنے لیے ایک چراگاہ مقرر کرکے اسے ممنوعہ علاقہ قرار دے، لہٰذا بکریاں اور جانور چرانے والوں کے لیے سلامتی اس میں ہے کہ وہ اپنے جانور سرکاری چراگاہ سے دور چرائیں' لیکن انہوں نے احتیاط نہ برتی اور اپنے جانوروں کو اس سرکاری چراگاہ کے قریب چرانے لگے تو بہت ممکن ہے کہ ان کی ذراسی غفلت سے وہ جانور سرکاری چراگاہ میں داخل ہوجائیں اور وہ چرانے والے سرکاری گرفت میں آ کر سزا کے مستحق بن جائیں' یہاں اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ اشیا کو ممنوعہ علاقہ سے تشبیہ دی گئی ہے' اور مشتبہ امور کی مثال اس سرزمین کی ہے جو ممنوعہ علاقہ سے ملی ہوئی ہے۔ چونکہ مشتبہ اور حرام چیزوں کی حدود قریب قریب ہیں اس لیے خطرہ ہے کہ جو شخص مشتبہ امور میں مبتلا ہوا وہ اسکی حدود سے آگے بڑھ جائے اور حرام اور ممنوعہ امور کی حدود میں داخل ہو جائے

کسب حلال کے بارے میں ایک اور موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" طلب کسب الحلال فریضۃ بعد الفریضۃ " (البیہقی' مشکوٰۃ ص۲۴۲)

یعنی کسب حلال کی تلاش ایسا فریضہ ہے جو مسلسل باقی رہتا ہے' اور جس میں کوئی انقطاع نہیں ہوتا۔ لہٰذا جس شخص کے ذمہ اپنے نفس اور دوسروں کے نفقات کی ذمہ داری ہے اس پر یہ فرض ہے کہ کسب حلال کے ذریعہ اس ذمہ داری کو پورا کرے۔

جس طرح اسلام نے کسب حلال کی ترغیب اور حکم دیا ہے۔ اسی طرح کسب حرام سے منع فرما کر اس کے نتائج بد سے آگاہ کیا ہے' ان نتائج میں ایک یہ بھی ہے کہ جو گوشت کہ حرام کھانے سے بنتا ہے وہ جنت میں نہیں جائے گا اس کی جگہ جہنم کی آگ ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" لا یدخل الجنۃ لحم نبت من السحت ، وکل لحم نبت من السحت کانت النار أولی بہ " (المشکوٰۃ ص۲۴۲ مسند احمد)

وہ گوشت جنت میں نہیں جائے گا جو حرام سے بنا ہے ، اور ہر وہ گوشت جو حرام سے بنا آگ اس کی زیادہ حقدار ہے۔

ایک دوسری حدیث میں اس کے برے نتیجوں کو اس طرح بیان فرمایا:

" لا یکسب عبد مال حرام فیتصدق منہ فیقبل منہ ، ولا ینفق منہ فیبارک لہ فیہ ، ولا یترکہ خلف ظہرہ إلا کان زادہ إلی النار ، إن اللہ لا یمحو السیئ بالسیئ ، ولکن یمحو السیئ بالحسن ، إن الخبیث لا یمحو الخبیث ۔ " (المشکوٰۃ ۲۴۲)

جب کوئی شخص حرام مال کماتا ہے پھر اس میں سے صدقہ کرتا ہے تو وہ صدقہ اس سے قبول نہیں کیا جاتا' اور جب اس میں سے اپنے لیے خرچ کرتا ہے تو اس کے لیے اس میں برکت نہیں دی جاتی' اور اگر مرنے کے بعد حرام مال اپنے پیچھے چھوڑ کر جاتا ہے تو وہ اس کے لیے جہنم کا زاد راہ بنتا ہے' اللہ تعالیٰ برائی کو برائی سے دور نہیں فرماتے بلکہ برائی کو نیکی اور اچھائی سے دور فرماتے ہیں' خبیث چیز خبیث کو نہیں مٹاتی۔

کسب حرام کے برے نتائج کو بیان کرتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

" لا یدخل الجنۃ لحم نبت من السحت ، وکل لحم نبت من السحت کانت النار أولی بہ " (المشکوٰۃ ۲۴۲)

جنت میں وہ گوشت داخل نہیں ہوگا جو حرام سے بنا ہو، اور جو گوشت حرام سے بنا ہے آگ اس کے لیے زیادہ مناسب ہے۔

بہرحال اسلام اپنے ماننے والوں کو کسب حلال اور طیبات کی تعلیم اور ترغیب دیتا ہے' اور کسب حرام اور خبیث چیزوں سے اجتناب کا حکم دیتا ہے۔ اور یہ تنبیہ کرتا ہے کہ حلال و حرام اور طیب و خبیث یکساں نہیں ہو سکتے رزق حلال اور طیب چاہے مقدار میں کتنا ہی کم ہو وہ اس حرام اور خبیث سے بہتر ہے اگرچہ وہ مقدار میں زیادہ کیوں نہ ہو۔ اس لیے عقلمند کو چاہیے کہ گندی اور حرام چیزوں کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھے خواہ وہ دیکھنے میں کتنی ہی زیادہ اور بھلی لگیں' ارشاد باری ہے:

قل لا یستوی الخبیث والطیب ولو أعجبک کثرۃ الخبیث فاتقوا اللہ یا أولی الألباب لعلکم تفلحون ۔ (المائدہ : ۱۰۰)

اے پیغمبر آپ ان سے فرمادیجئے کہ ناپاک چیز اور پاک چیز دونوں برابر نہیں، خواہ تم کو کسی ناپاک چیز کی کثرت بھلی ہی کیوں نہ معلوم ہوتی ہو۔ تو اے عقلمندو اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم فلاح پاؤ۔

ان احادیث کا ماحصل یہ نکلا کہ امت اسلامیہ اور اس کا ہر فرد اس بات کا مکلف ہے کہ وہ کسب حلال اختیار کرے اور پاکیزہ روزی خود بھی کھائے اور دوسروں کو بھی کھلائے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو کسب حلال کی توفیق دے۔

مغرب خدائی عذاب کی گرفت میں

الٰہی خیر انگریز گرجا
یہ گرجا گھر یہ گرجا گھر یہ گرجا گھر

حافظ خلیل احمد کروڑ

ہر برائی اور ہر بیماری کا سرچشمہ مغرب ہے برائی خواہ کیسی بھی ہو مغرب سے پھیلتی ہے اور بیماری خواہ جسمانی ہو یا روحانی اس کا مرکز مغرب ہی ہے۔ اس سلسلہ میں امریکہ اور برطانیہ سرفہرست ہیں۔ آج کل مغرب ایک خطرناک اور مہلک ترین بیماری ”ایڈز“ میں پھنسا ہوا ہے وہاں کے سارے سائنسدان اور ڈاکٹر اس پر متفق ہیں کہ اس بیماری کا کوئی علاج نہیں یہ لاعلاج مرض مغرب پر ایک عذاب ہے جو خدا کی طرف سے ان پر مسلط ہو رہا ہے۔ اور یہ صرف اس وجہ سے ہوا کہ مغرب والوں نے اسلام اور اسلامی تعلیمات کا نہ صرف انکار کیا بلکہ مذاق اڑایا۔ اس سرزمین پر خدا کے پاک پیغمبروں خصوصاً حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخیاں کی گئیں آپ کی ذات پر رکیک حملے کیے گئے۔ من گھڑت افسانے تراشے گئے حتیٰ کہ خدا کے سچے دین اسلام کو مٹانے کے لیے طرح طرح کے منصوبے تیار کرکے انہیں عملی جامہ پہنایا گیا۔ اللہ کی مقدس اور سچی کتاب کی تذلیل و تحریف کرائی گئی۔ مسلمانوں کا اسلام اور محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا رشتہ منقطع کرنے اور ان کی وحدت کو پارہ پارہ کرنے کے لیے جھوٹے فتنوں کو جنم دیا اور ان کی سرپرستی کی۔ مرزا غلام احمد قادیانی سے مختلف دعوے کرا کے اس کو مسلمانوں میں تفریق پیدا کرنے کی غرض سے نبی بنا دیا اور اس سے جہاد کا انکار کرا کے اپنے آقا انگریز کی تعریف میں قصیدے پڑھوائے خدا کی لاٹھی بے آواز ہے وہ غفور رحیم بھی ہے عزیز ذوانتقام اور جبار و قہار بھی ہے۔ خدا پاک نے مغرب کو بڑی ڈھیل دی اتنی کہ وہ چاند اور ستاروں پہ کمندیں ڈالنے لگا۔ ایسے ہتھیار تیار کیے کہ منٹوں سیکنڈوں میں جس ملک اور جس علاقے کو چاہے تہس نہس کر ڈالے۔ آج وہ مغرب ایڈز ہی نہیں زنا، لواطت، جنس پرستی، شراب، ہیروئن اور دوسری برائیوں میں گرفتار ہے اور آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا

تھپڑاخیں

سائنس کا کمال یا زوال

عثمان اسد

جیسے جیسے سائنس اور دیگر علوم ترقی کرتے جا رہے ہیں ویسے ویسے اللہ پاک کی قرآن میں نازل کی گئی ایک ایک بات کا ثبوت ملتا جا رہا ہے۔ شراب کو اللہ پاک نے حرام قرار دیا تھا اور حکم دیا تھا کہ اس کے قریب بھی نہ جاؤ کیونکہ اس کے فائدے کم اور نقصانات زیادہ ہیں۔ اگر غور کرو گے تو تمہیں خود معلوم ہو جائے گا کہ یہ بات سچ ہے۔ انسان نے اس پر غور ہی نہیں کیا۔ اور کہنے لگا کہ ہم سرد ممالک کے رہنے والے شراب نہ پئیں تو خون کو کیونکر گرم رکھیں، کام کاج کیسے کریں، برسوں تک ہمارے باپ دادا نے پیا اور انہیں کچھ بھی نہیں ہوا تو پھر ہم کیسے اس کو چھوڑ دیں۔ اب انہی سرد علاقوں کے لوگ جو اللہ کے حکم کا مذاق اڑاتے تھے کہتے ہیں کہ شراب سے زیادہ مہلک اور نقصان دہ چیز دوسری کوئی نہیں۔ سائنس دانوں کے اصرار اور دباؤ کے تحت برطانیہ جیسی حکومت نے یہ قانون پاس کر دیا ہے کہ ریلوں، بسوں، ٹرامیوں اور پبلک مقامات پر شراب پینے والوں کو ۔۔۵ پونڈ جرمانہ عائد کیا جائے گا۔ حالانکہ یہی حکومت شراب پینے کے مواقع فراہم کرتی تھی۔ اور اچھی سے اچھی بھاری سے بھاری شراب تیار کرنے والوں کو انعام و کرام دیا کرتی تھی۔ اسی طرح سگریٹ کے بارے میں کہا گیا کہ سگریٹ وقت گذاری کا، بے کاری دور کرنے کا، اور ذہن و قلب کی پریشانی کو کم کرنے کا بہترین طریقہ ہے۔ اسلام نے تمباکو نوشی کو جن بنیادوں پر مکروہ قرار دیا ہے اس کا مذاق اڑایا جاتا تھا۔ اور تمباکو کو قسم ہا قسم کی جھوٹی باتوں سے مقبول بنانے کی کوشش کی جاتی تھی۔ مگر اب امریکہ برطانیہ۔ اور یورپی ممالک تمباکو کو ممنوع قرار دینے میں پیش پیش ہیں۔ اور خود وہاں کے ڈاکٹروں نے تحقیقات کے بعد کہا ہے کہ تمباکو نوشی زہر نوشی سے زیادہ مہلک ہے۔ اسلام نے لواطت کو۔ ہم جنس کو غیر فطری طور پر تسکین حاصل کرنے کو تباہ کن قرار دیا تھا اور بتایا تھا کہ جن اقوام نے ان طریقوں کو اپنایا ان کا کیا انجام ہوا۔ مگر مغرب کی ترقی پسند، مہذب اور متمدن دنیا نے اسلام کی بات نہیں سنی۔ وہ یہی کہتی رہی کہ اس میں کوئی برائی نہیں۔ چنانچہ برطانیہ کی پارلیمنٹ نے ہم جنسی کو قانونی طور پر جائز قرار دیا۔ امریکہ میں تو آزادی کے ساتھ بے حیائی کی اجازت دے دی گئی۔ عریانی، فحاشی، بے شرمی اور آزادی نے ایسا طوفان بدتمیزی برپا کیا کہ

پورا مغرب اس طوفان میں ایک تنکے کی طرح بہہ گیا۔

برائی کا نتیجہ چونکہ ہمیشہ بُرا ہوتا لہٰذا مغرب میں پھیلی ہوئی بُرائیوں نے اس کو تباہ و برباد کر کے رکھ دیا۔ سب سے پہلی بُرائی نشہ آور چیزوں کے استعمال کی تھی۔ جیسے ہیروئن اور مری جوانا وغیرہ کہتے ہیں۔ اس نشہ آور چیز نے نوجوان نسل کو مکمل طور پر ناکارہ اور نااہل کر دیا۔ نشے کا مرض نوجوانوں سے بچوں میں اور بچوں سے بڑے بوڑھوں میں سرایت کر گیا۔ دوسری بُرائی فلموں اور لٹریچر کی تھی جس نے اخلاق اور عادات کو تباہ کر دیا۔ اور اب آپ اخبارات میں دیکھ رہے ہیں کہ پورے مغرب کو AIDS نامی بیماری نے گھیر لیا ہے۔ یہ مرض سرطان سے بھی زیادہ خطرناک اور اذیت ناک ہے۔ ڈاکٹروں نے کہا ہے کہ یہ لاعلاج ہے۔ اس کی روک تھام نہیں ہو سکتی۔ یہ ایک ایسی ہلاکت ہے جو قدرت نے اچانک ہم پر مسلط کر دی ہے۔ اس کا علاج ہر قسم کی برائی سے توبہ ہے مغرب کے تمام تحقیقی اداروں نے کہا ہے کہ "AIDS کی آفت زنا۔ حرام کاری کرنے والے مردوں سے دوسروں میں پھیلتی ہے۔ اور ایسی عورتیں بھی آسانی سے اس کا شکار ہو جاتی ہیں جو عورتوں سے نفسانی خواہش پوری کرنے کی کوشش کرتی ہیں۔ قدرت نے جو عذاب ان مغرب والوں پر طاری کیا ہے اس کا اندازہ اس بات سے لگا ہے کہ انہیں اب تک یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ اس مرض کے جراثیم کس طرح پھیلتے ہیں۔ اور دیکھتے ہی دیکھتے پورے جسمانی نظام کو کیونکر ناکارہ بنا دیتے ہیں۔ ایک ڈاکٹر نے جو AIDS پر تحقیق کر رہا ہے کہا ہے کہ ہماری تیس سال کی کوششوں سے اس مرض کے متعلق جو کچھ معلوم ہو سکا ہے وہ صرف اتنا ہے جیسے ایک عظیم سمندر میں ایک تنکا بہہ رہا ہو۔ اس نے یہ بھی کہا ہے کہ مغرب والوں کو اس پر فخر تھا کہ ہر چیز کا علاج تلاش کر سکتے ہیں۔ اور ہر مرض

باقی ص ۲۶ پر

ہفت وار ختم نبوت کا جدید انداز — خوش کن تبدیلی

گذشتہ شمارے میں قارئین ختم نبوت کو یہ خوش خبری سنائی گئی تھی کہ آئندہ شمارہ سے آپ کا یہ محبوب رسالہ عمدہ آفسٹ پیپر پر شائع ہوا کرے گا اعلان کے مطابق یہ رسالہ آپ کے ہاتھوں میں ہے انشاء اللہ العزیز آئندہ اسی عمدہ اور نفیس کاغذ پر شائع ہوا کریگا

ہمیں یہ معلوم ہے اور ہمارے قارئین کرام بھی اس سے بے خبر نہیں ہوں گے کہ آج کل کاغذ، طباعت اور کتابت ہر چیز مہنگی ہے اس مہنگائی کے دور میں ایسا نفیس ہفت روزہ رسالہ شائع کرنا جوئے شیر لانے کے مترادف ہے۔

لیکن ہفت روزہ ختم نبوت تجارتی مقاصد یا کسی دنیاوی منفعت کیلئے جاری نہیں کیا گیا بلکہ اس کا مقصد اسلام کی سربلندی اور اس کا پروگرام تاجدار ختم نبوت پیغمبر عالم، محسن انسانیت، رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت اور آپ کی عزت و ناموس کا تحفظ ہے اور یہ اس تحریک اور اس مشن کا علمبردار ہے جس کا پرچم سب سے پہلے سیدنا صدیق اکبرؓ اور آپ کے ساتھیوں نے بلند کیا تھا ہم نے ہزار مشکلات کے باوجود محض اللہ تعالیٰ کی امداد اور آپ دوستوں کے تعاون و اشتراک سے اس کی اشاعت جاری رکھی ہوئی ہے

الحمد للہ کہ آپ کا یہ محبوب رسالہ وطن عزیز پاکستان کی حدود سے نکل کر پوری دنیا میں پھیل چکا ہے اس وقت ۷۶ ممالک میں یہ پرچہ پوری پابندی کے ساتھ پہنچ رہا ہے جس کا اندازہ آپ ان خطوط اور ان ڈائریوں سے بھی لگا سکتے ہیں جو وقتاً فوقتاً بزم ختم نبوت کے تحت شائع ہوتے رہتے ہیں۔ صرف برطانیہ میں کئی ہزار پرچہ ہر ہفتے پی آئی اے کے ذریعے بھیجا جا رہا ہے ایک عرصہ سے بیرون ملک قارئین ختم نبوت کا شدید اصرار تھا کہ اسے عمدہ سفید کاغذ پر شائع کیا جائے اور یہ اصرار احتجاج کی حد تک بڑھ گیا تھا اس لیے ہم نے ان احباب کے اصرار یا احتجاج کو مدنظر رکھتے ہوئے آئندہ آپ کا یہ محبوب رسالہ جدید انداز میں آفسٹ پیپر پر شائع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ پہلے یہ خیال تھا کہ دو ایڈیشن بنا دیے جائیں اندرون ملک کیلئے اخباری کاغذ استعمال کیا جائے اور بیرون ملک عمدہ آفسٹ پیپر پر شائع کیا جائے لیکن ہم نے یہ تفریق مناسب نہیں سمجھی اور اندرون و بیرون ملک کیلئے ایک ہی ایڈیشن شائع ہوگا اور ایک ہی سب جگہ بھیجا جائے گا۔

ہماری کوشش ہے کہ پرچے کو بہتر سے بہتر انداز میں پیش کریں اگر قارئین کرام اور شمع تاجدار ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کے پروانوں کا تعاون جاری رہا تو راستے کی مشکلات دور ہوتے ہی یہ محاذ بھی سر کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے انشاء اللہ تعالیٰ ——— کاغذ کے اخراجات میں ایک دم اضافہ کی وجہ سے ہم نے بدل اشتراک میں تھوڑی سی ترمیم کی ہے اور وہ اس طرح ہے۔

سالانہ چندہ ——————— ۱۰۰/ روپے

باقی ص ۲۶ پر

حضرت محمد بن مسلمہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بدر احمد خان' بہاولنگر

محمد بن مسلمہ کا شمار مدینہ کے ان مسلمانوں میں ہوتا ہے جو ہجرت رسول سے پہلے ایمان لائے۔ آپ انصاری قبیلہ اوس کے ایک ممتاز فرد تھے۔

بیعت عقبہ اولیٰ میں شریک اصحاب کے کہنے پر آنحضرت نے حضرت مصعبؓ بن عمیر اور حضرت عبداللہ بن ام مکتوم کو ان کے ہمراہ بھیجا تھا تاکہ مدینہ طیبہ میں دعوت اسلام دیں حضرت محمدؓ بن مسلمہ نے حضرت مصعبؓ کے ہاتھ پر اس وقت اسلام قبول کیا جب ان کے قبیلے کے بڑے بڑے سردار اسیدؓ بن حضیر اور سعدؓ بن معاذ وغیرہ بھی حلقہ بگوش اسلام نہیں ہوئے تھے۔ آپ قد کا ٹھ اور ڈیل ڈول میں ہی قوی نہ تھے بلکہ عمل و کردار میں بھی عظیم انسان تھے فعال اور سرگرم مسلمان جانثاری اور شجاعت کے پیکر اور اعلیٰ شہسوار بھی تھے۔

غزوۂ تبوک کے علاوہ آپ تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ غزوۂ تبوک میں حضورؐ نے جب حضرت علیؓ کو اپنا نائب مقرر کیا تو محمدؓ بن مسلمہ کو ان کی مدد کے لئے چھوڑا۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ حضور کو ان کی صلاحیتوں پر کس قدر اعتماد تھا۔

غزوۂ احد میں جب مسلمانوں میں بھگدڑ مچ گئی تھی تو آپ اُن لوگوں میں سے تھے جو ثابت قدم رہے اور سرفروشی سے کفار کے حملے کو روکا۔

کعب بن اشرف یہودی کی دریدہ دہنی اور سازشیں ناقابل برداشت ہو چکی تھیں یہ قبیلہ بنو نضیر کا شعلہ نوا شاعر تھا۔ اس شخص کے دل میں اسلام اور خصوصاً حضورؐ سے بغض و عداوت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ کعب کے جذبۂ عناد کی انتہا یہ تھی کہ اس نے حضورؐ کو مار ڈالنے کا تہیہ کر لیا اور حضورؐ کو گھر بلا کر قتل کرنے کی سازش کی لیکن عین وقت پر اللہ تعالیٰ نے حضور کو خبردار کر دیا۔ جب اس کی دریدہ دہنی اور ریشہ دوانیاں اس حد تک بڑھ گئیں تو حضورؐ نے صحابہ کرام سے کہا تم میں سے کون کعب بن اشرف سے نمٹنے کے لئے تیار ہے اس نے اللہ اور اس کے رسولؐ کو بہت اذیتیں دی ہیں اس موقع پر محمدؓ بن مسلمہ نے کعب بن اشرف کو قتل کرنے کی حامی بھری اور ایک صحابی ابو نائلہؓ اور چند ساتھیوں کی مدد سے اُسے قتل کر دیا پھر اس کا سر حضورؐ کے قدموں میں لا کر رکھ دیا اس موقع پر حضورؐ نے فرمایا "یہ لوگ فلاح پانے والے اور کامیاب ہیں"

محمد بن مسلمہ کی زبردست شخصیت و شجاعت کا اندازہ اس سے ہوتا ہے کہ حضرت عمرؓ کے عہد خلافت میں عمروؓ بن العاص نے کمک طلب کی تو حضرت عمرؓ نے چار اشخاص کو روانہ فرمایا اور لکھا کہ میں تمہاری خدمت میں چار آدمی بھیج رہا ہوں یہ چار ہزار سواروں کے برابر ہیں"۔ وہ چار اشخاص یہ ہیں محمدؓ بن مسلمہ، زبیرؓ بن العوام، عبادہؓ بن صامت اور مقداد بن الاسود — حضرت عمرؓ نے اپنے عہد خلافت میں گورنروں اور حکومت کے کارکنوں کے افعال کی دیکھ بھال اور جانچ پڑتال کے لئے ایک شعبہ قائم کیا اور حضرت محمدؓ بن مسلمہ کو اس شعبہ کا سربراہ مقرر کیا۔ حضرت عمرؓ کو جب کبھی اپنے گورنروں اور حکام سے متعلق شکایات وصول ہوتی تو محمدؓ بن مسلمہ کو تحقیق و تفتیش کے لئے روانہ فرماتے اور آپ کسی رو و رعایت کے بغیر اپنا فرض انجام دیتے تھے۔ ایک دفعہ حضرت عمرؓ کو اطلاع ملی کہ کوفے کے گورنر حضرت سعدؓ بن ابی وقاص نے اپنے مکان میں ڈیوڑھی بنا لی ہے اور دربان رکھ لیا ہے۔ حضرت عمرؓ نے محمدؓ بن مسلمہ کو حکم دیا کہ جا کر ڈیوڑھی کو آگ لگا دو۔ آپ نے حکم کی تعمیل کی اور ڈیوڑھی کو آگ لگا دی سعدؓ بن ابی وقاص باہر نکلے تو حضرت محمدؓ بن مسلمہ کو کھڑے پایا ناچار سعدؓ ڈیوڑھی کو جلتا دیکھتے رہے اور کچھ نہ کر سکے۔

حضرت عثمانؓ کی شہادت کے بعد جب خانہ جنگی کا آغاز ہوا تو حضرت محمدؓ بن مسلمہ نے غیر جانبدارانہ رویہ اختیار کر لیا اور اپنی تلوار پتھر پر مار کر توڑ دی کسی نے پوچھا "یہ کیا" حضرت محمدؓ بن مسلمہ نے جواب دیا مجھے یہ تلوار حضورؐ نے دی تھی اور حکم دیا تھا کہ یہ اللہ کی راہ میں جہاد کے لئے ہے لیکن جب مسلمانوں کے دو گروہ

باقی ص ۲۶ پر

تحریر: غلام محمد خان نیازی

چچا فضل موچی مرحوم

تحریک ختم نبوت کا گمنام سپاہی

سب کہاں کچھ لالہ و گل میں نمایاں ہو گئیں
خاک میں کیا صورتیں ہونگی کہ پنہاں ہو گئیں

گو میرا حقیقی چچا کوئی نہیں۔ تاہم والد صاحب (موصوف عبدالرحیم خان نیازی ٹی آف موسیٰ خیل) کے دوست اور رفقا حقیقی چچا سے کم نہیں ہیں۔ جو زندہ ہیں۔ انہوں نے بھتیجوں کی طرح عزیز جانا اور جو وفات پا چکے وہ اپنے بیٹوں سے کم نہیں سمجھتے تھے۔ ان میں سے ایک چچا فضل موچی تھے۔ جو کئی سال ہوئے اللہ کو پیارے ہو گئے ہیں۔ وہ والد صاحب کے ساتھیوں میں سے میانوالی میں ایک بے لوث اور بہادر ساتھی تھے۔ جس نے اپنی تمام عمر مجلس احرار اسلام اور مجلس تحفظ ختم نبوت پر قربان کی۔

یوں تو کاروان ختم نبوت کا ہر فرد اپنے جذبہ ایثار اور اخلاص کی بنا پر بذات خود ایک تاریخ اور داستان ہے لیکن چچا فضل موچی کی زندگی کے چند درخشاں واقعات ایسے ہیں جن کا تذکرہ نہ صرف قارئین کیلئے تازگی ایمان کا باعث ہوگا بلکہ ضلع میانوالی میں کاروان ختم نبوت کی تاریخ پر بھی روشنی پڑے گی۔

تعارف

آپ ضلع میانوالی کے موضع ٹھٹھی نزد سکندر آباد کے رہنے والے تھے۔ لیکن کچھ عرصہ بعد وہ مستقل طور پر میانوالی شہر منتقل ہو گئے۔ میری عمر بارہ سال تھی جب مجھے پہلی بار انہیں دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ اس وقت انگریز کا راج تھا دوسری جنگ عظیم زوروں پر تھی۔ انگریز برصغیر کے تمام وسائل اور ذرائع اپنے بچاؤ اور دفاع پر صرف کر رہا تھا۔ اس لئے اس ملک (سابق ہندوستان) کی ترقی کیلئے سوچا بھی نہیں جا سکتا تھا۔ اس کے برعکس مجلس احرار اسلام ہند کی ملک گیر پالیسی کے تحت ہر جگہ شعبہ خدمت خلق کام کر رہا تھا۔ میانوالی میں چچا فضل اس شعبہ کے سرگرم رکن تھے۔ اور اس وجہ سے تمام علاقہ میں نمایاں تھے۔ وہ دن بھر تو جوتیوں کو سی کر اور مرمت کر کے مزدوری کرتا لیکن شام کو سرخ قمیض پہن کر اسٹیشن پر پہنچ جاتا۔ وہاں مسافر گاڑیوں کے اوقات میں مسافروں کو مفت پانی پلاتا۔ اُن ایام میں ریلوے گاڑیوں پر ہجوم زیادہ ہوتا تھا دیگر ذرائع آمد و رفت محدود تھے۔ اس لئے میانوالی میں بالخصوص اسٹیشن پر گاڑیوں کی آمد و رفت کے اوقات میں کافی گہما گہمی ہوتی تھی۔ جب گاڑی سٹیشن پر آتی۔ تو وہ اپنے مخصوص لباس میں دیگر رضا کاروں کے ہمراہ "احرار وطن" "آزاد وطن" کی صدا لگاتا۔ اور اس طرح خدمت خلق کے فرائض اس جذبہ کے تحت سر انجام دیتا کہ:۔

خدا کے بندے تو ہیں ہزاروں، بنوں میں پھرتے ہیں مارے مارے
میں اس کا بندہ بنوں گا جس کو خدا کے بندوں سے پیار ہوگا

ایمان افروز کردار

پاکستان بن جانے کے بعد مجلس احرار اسلام نے اپنی تمام سرگرمیاں مرزائیت کے خلاف تبلیغ پر مرکوز کیں جس کے نتیجہ میں ملک میں پہلی بار ۱۹۵۳ء کی ملک گیر تحریک چلی۔ دیگر اضلاع کی طرح میانوالی نے بھی اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ جو رضا کار میانوالی سے لاہور مسجد وزیر خان گئے۔ ان میں چچا فضل موچی بھی تھا۔ وہاں وہ مارشل لاء کے تحت گرفتار ہو گیا۔ جب مارشل کی عدالت نے دیگر ساتھیوں کے ساتھ بوجہ ضعیفی نسبتاً کم قید سنائی۔ تو آپ نے زبردست احتجاج کیا۔ اور عدالت سے درخواست کی کہ میرے ساتھ انصاف کیا جائے۔ عدالت نے یہ سمجھا کہ شاید یہ اپنی قید کے خلاف احتجاج کر رہا ہے۔ لیکن اس کے برعکس اس نے عدالت کو بتایا کہ مجھے کم قید دوسروں کی نسبت سے کیوں سنائی گئی۔ جبکہ مجھ سے کم عمر کے ساتھیوں کی قید دس سال ہے۔ تو اس عمر کے تقاضے سے مجھے ۲۰ سال قید ملنی چاہیے۔ اور عدالت سے اصرار کیا۔ کہ مجھے زیادہ قید دی جائے۔ تاکہ انصاف کا تقاضا پورا ہو۔ عدالت انگشت بدنداں رہ گئی۔

میرا خیال ہے۔ کہ جج صاحبان اس ضعیف مجاہد کے جذبۂ ایمان سے ضرور متاثر ہوئے ہونگے اور کہتے ہوں گے

انوکھی وضع ہے زمانے میں زمانے سے نرالے ہیں
یہ عاشق کونسی بستی کے یارب رہنے والے ہیں

جب عدالت نے اس کی درخواست کو درخور اعتنا نہ سمجھا۔ تو اس نے اپنے دیگر ساتھیوں کے ہمراہ وہیں اپنی چادر زمین پر بچھا دی۔ اور سراپا شکرانے کے نوافل ان الفاظ کے ساتھ ادا کئے کہ اے میرے مولا ہم تو ناموس نبوت کی خاطر بڑی قربانی دینے آئے تھے۔ لیکن آپ کو شاید یہ

حقیر قربانی منظور تھی۔ یہ تھوڑی سی قربانی اپنے پیارے حبیب کے صدقے قبول فرما۔ آپ کے اس جذبہ کو دیکھ کر بقول شاعر کہنا پڑتا ہے۔

رتبۂ شہید عشق کا گر جانے جائیے
قربان ہونے والے پہ قربان جائیے

خدمتِ خلق

خدمت خلق کی تربیت امیر شریعتؒ اور احرار کے ہر رضاکار کو حاصل ہے۔ اور اسی طرح یہ جذبہ اُن میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ پہلا واقع جو تعارف کے طور پہ بیان کیا گیا ہے۔ اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ تحریک تحفظ ختم نبوت ۱۹۵۳ء کے بعد جب تمام قیدیوں اور اسیروں کو رہا کر دیا گیا۔ تو انہوں نے رہائی کے بعد علاقہ تھل میں رہائش اختیار کی اور وہاں بسوں اور گاڑیوں کی چوک پہ جہاں ان کی آمد و رفت اکثر رہتی تھی مسافروں کو پانی پلاتا اور نماز کے لئے پانی کے لوٹے پانی سے بھر بھر کر رکھتا تاکہ مسافر آسانی سے نماز ادا کر سکیں۔ آپ نے یہ وقت مدوڈہ۔ گروٹ چوک پر گزارا جو کہ خوشاب کے جنوب میں علاقہ تھل میں واقع ہے۔ تھل میں پانی کی قلت اور گرمی روایتی طور پر مشہور ہے اب اگرچہ حالات بدل گئے ہیں۔ لیکن ان ایام میں جبکہ اس علاقہ میں تبدیلی نہیں آئی تھی۔ پانی کی قلت اور گرمی کی شدت پوری طرح محسوس ہوتی تھی۔ گرمی کے موسم میں ضعیفی کے باوجود مسافروں کی خدمت میں کئی سال اس نے اس مقام پر گزارے۔ اس نے کسی سے کوئی معاوضہ طلب نہیں کیا۔ چوک میں ایک درخت کے ساتھ جھونپڑی میں اس نیت سے زندگی بسر کی کہ۔

یہی ہے عبادت یہی دین و ایمان
کہ کام آئے دنیا میں انسان کے انسان

تحریک تحفظ ختم نبوت

۱۹۷۴ کا آغاز اور غیرت ایمانی

اس میں کوئی شک نہیں کہ تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء کے آغاز کا تعلق ربوہ میں نشتر کالج کے طلباء سے مرزائیوں کے ناروا سلوک سے ہوا۔ لیکن حقیقت میں چچا فضل میانوالی میں اس سے قبل اپنی غیرت ایمانی کا مظاہرہ کر چکا تھا۔ واقعہ ربوہ سے کچھ عرصہ پہلے وہاں ایک مقامی مرزائی نے جب نازیبا اور ناقابل برداشت الفاظ سرعام استعمال کیے تو اس سے برداشت نہ ہو سکا اور اپنی جان پر کھیل کر اپنی روائتی کلہاڑی سے حملہ آور ہوا اور غیرت ایمانی سے یہ ثابت کیا۔ کہ اس بڑھاپے کے باوجود بھی وہ یہ کہلانے میں حق بجانب ہے۔ کہ ابھی کچھ لوگ باقی ہیں جہاں میں۔

اتفاق سے اس واقعہ کے فوراً بعد ربوہ کا حادثہ پیش آیا۔ جس کے بعد سے ملک گیر تحریک شروع ہوگئی جیسے میں سمجھتا ہوں کہ جب چچا فضل اکیلا میانوالی میں ناموس رسالت کا پاسبان بن کر میدان میں آرہا ہوگا۔ تو کاتب تقدیر زبان حال سے پکار رہا ہوگا۔ کہ اے فضل! تم اب اکیلے ناموس نبوت کے لئے میدان میں نہیں جا رہے بلکہ آپ کی غیرت ایمانی تمام ملک ناموس نبوت کی حفاظت کیلئے دیوانہ کر دے گی۔ اور ثابت ہوگا اور واقعی ایسا ہی ہوا۔ درحقیقت آپ دایہ مثل بارش کا پہلا قطرہ ثابت ہوا۔

حرفِ آخر

اس میں کوئی مبالغہ نہیں کہ کاروان ختم نبوت کا ہر فرد دین کا سپاہی رہا ہے۔ لیکن چچا فضل مرحوم کا ختم نبوت سے والہانہ اور مردانہ وار قلبی لگاؤ تھا۔ اس نے تو اس میں اپنے کاروبار اور اولاد کو پس پشت ڈال دیا تھا اس نے تمام عمر اپنے جماعتی پروگرام کو سرانجام دینے میں بسر کی۔ صرف عمر کے انتہائی آخری ایام میں کمزوری کے باعث اپنے بیٹے کے ہاں نور پور تھل چلے گئے تھے اور سنا ہے وہاں مدفون ہیں۔

حق مغفرت کرے۔ عجب آزاد مرد تھا

بقیہ دعوت اسلام

سے صرف ۲۴ برس بعد کا زمانہ ہے امت مسلمہ واضح طور پر گروہوں میں بٹنی شروع ہوگئی تھی۔ اسی اختلاف کے نتیجے میں آپ کی شہادت ہوئی۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے زمانے میں یہ اختلافات اور بڑھے۔ جنگ جمل اور جنگ صفین جیسے واقعات رونما ہوئے۔ ان محاربوں کے علاوہ باقی میدانوں میں بھی برابر پسپائی کا منظر ہی نگاہوں کے سامنے رہا۔ ایک فاتح قوم بن جانے کے بعد دولت کی فراوانی ہوئی، تو اسلام کی سادہ اور پاکیزہ تعلیمات سے اس امت کا رشتہ کٹتا ہی چلا گیا۔ ایک وقت آیا کہ کعبۃ اللہ کو جلایا گیا۔ مدینۃ النبی کو لوٹا گیا اور اس کے باشندوں کو قتل کیا گیا تاتاریوں نے مسلمانوں کے سروں کے مینار تعمیر کیے۔ اسپین سے مسلمانوں کا صفایا کر دیا گیا۔ ہندوستان کے مسلمان سلطنت سے محروم ہوگئے۔ غرض تاریخ پر ایک جھلملاتی سی نظر بھی ڈالیں تو اندازہ ہوگا کہ شامت اعمال برابر مسلمانوں کے تعاقب میں رہی اور اسے دنیا کے ہر خطے میں بہت بڑے بڑے صدمات برداشت کرنے پڑے۔ پھر یہ تباہی صرف مال املاک اور حکومتوں ہی کی نہ تھی بلکہ عقائد و نظریات کی بھی تھی۔ بہتر کا عدد تو شاید حرف مبالغہ کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے ورنہ یہ ملت اتنے فرقوں میں تقسیم ہوئی کہ ان کا شمار مشکل ہے اور دراصل یہ اخلاقی اور مذہبی زوال ہی اس کے سیاسی زوال کا موجب بنا۔

جب صورت حال یہ ہے تو بجا طور پر سوال کیا جاسکتا ہے کہ ساڑھے تیرہ سو سال کے اس طویل عرصے میں اللہ پاک نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کی اصلاح کے لیے کسی نبی کو مبعوث کیوں نہ فرمایا؟ جب کہ اس پر ایسے ایسے سخت دور آئے کہ اس کے مٹ جانے کا خطرہ پیدا ہوگیا، بلکہ بعض علاقوں سے تو واقعی بے دخل کر دیا گیا۔ جیسے اسپین اور سسلی وغیرہ۔

باقی آئندہ

حافظ محمد اقبال رنگونی

برطانیہ سے ایک مکتوب

ڈھونڈھ لی قوم نے فلاح کی راہ
لیاقت علی خان مرحوم کے قاتل
قادیانیت ایک لعنت ہے۔

نوٹ:۔ گذشتہ شمارہ مکتوب برطانیہ میں مکتوب نگار حافظ محمد اقبال رنگونی کا نام سہواً رہ گیا تھا ہم حافظ صاحب سے معذرت خواہ ہیں

اور اب ایشیائی لڑکیوں کا مقابلہ حسن

روزنامہ جنگ لندن کے ۱۵ اکتوبر کے شمارے میں اس خبر نے ہمارے دل و دماغ کی دنیا میں ہلچل مچا دی کہ بریڈ فورڈ میں ایشیائی لڑکیوں کا مقابلہ حسن ہوگا۔ اور اس مقابلہ میں برطانیہ بھر کی ایشیائی لڑکیاں حصہ لیں گی۔ اس موقع پر پاکستان بنگلہ دیش اور بھارت کے سفیروں کو بھی مدعو کیا گیا۔ اس مقابلہ میں شریک ہونے والی تمام لڑکیوں میں سے ۲ حسیناؤں کو چنا جائے گا پھر اس میں مس ایشیاء کا انتخاب ہوگا اس مقابلے کا افتتاح بریڈ فورڈ کے مسلمان لارڈ میئر کونسلر محمد عجیب کریں گے۔!

یورپ میں ہر سال MISS WORLD (رسالہ حسینہ) کا مقابلہ ہوتا رہتا ہے جس میں دنیا بھر کی لڑکیاں اپنی شرم و حیاء کو بالائے طاق رکھکر اس میں شرکت کرتی ہیں اور اپنے جسمانی اعضاء کی نمائش کر کے یہ اعزاز حاصل کرتی ہیں۔ یورپین سوسائٹی میں اسے عیب نہیں سمجھا جاتا بلکہ اسکی پذیرائی کی جاتی ہے۔ مگر یہاں معاملہ یورپی افراد اور غیر مسلموں کا نہیں۔ بلکہ معاملہ تو ایشیائی لڑکیوں کا ہے جنہیں ہند و پاک اور بنگلہ دیش کی نوجوان لڑکیاں یہ اعزاز حاصل کرنے کیلئے مردوں کے سامنے آجائیں گی یہ بھی تسلیم کہ بھارت سے تعلق رکھنے والی لڑکیاں تو ہندو ہوں گی لیکن پاکستان اور بنگلہ دیش کی لڑکیاں کیا مسلمان نہیں ؟ کیا انہیں اسلامی تعلیمات کے ساتھ ساتھ اپنے تہذیب و تمدن، کلچر کا ذرہ بھر خیال نہیں ؟ ہمارے خیال میں سب سے بڑا قصور ان ماں باپ کا ہے جنہوں نے محض دنیا جوڑنے کے لالچ میں اپنی اولاد کو نہ دین و مذہب کی تعلیم دی نہ ہی اپنی تہذیب و تمدن بتلائی۔ بلکہ لڑکیوں کی تعلیم سے پھولے نہیں سماتے تھے۔ لیکن کبھی یہ سوچنے کی زحمت گوارہ نہیں فرمائی "کہ آخر اس تعلیم کا اثر ان کی زندگیوں پر کیا پڑے گا علامہ ڈاکٹر سر محمد اقبال صاحب مرحوم جو اس وقت گزار کر تشریف لے گئے تھے اس کے باوجود یہ کہنے پر مجبور ہیں کہ :۔

لڑکیاں پڑھ رہی ہیں انگریزی
ڈھونڈ لی قوم نے فلاح کی راہ
روش مغربی ہے مدنظر
وضع مشرق کو جانتے ہیں گناہ
یہ ڈرامہ دکھائے گا کیا سین
پردہ اٹھنے کی منتظر ہے نگاہ

اس مقابلے میں سفیر پاکستان ہوں یا سفیر بنگلہ دیش یا ان کے نمائندے یا بریڈ فورڈ کے مسلمان لارڈ میئر ہوں کسی کو بھی ایسی مجالس میں شرکت نہیں کرنی چاہیے بلکہ ان لوگوں کی حوصلہ شکنی کرنی چاہیے جو اس طرح کی مذموم حرکات سے ہماری اولاد کو بے حیائی و فحاشی کی طرف مائل کرتے ہیں اور ہمارے دین و تمدن کا برسرعام مذاق اڑاتے ہیں۔

لیاقت علی خان مرحوم کے قاتل

پاکستان کے پہلے وزیر اعظم جناب لیاقت علی خان صاحب مرحوم کا قتل ابھی تک ایک معمہ بنا ہوا ہے اور قاتلوں کو عوام کے سامنے کرنے سے گریز کیا جا رہا ہے مگر حقائق اس بات کے شاہد ہیں کہ قاتلوں کے پیچھے قادیانی طاقتیں کارفرما ہیں۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے بار بار اس امر کی یقین دہانی کرائی گئی ہے کہ مرحوم کا اصل قاتل قادیانی گروہ ہے جنہوں نے ایک سازش کے تحت مرحوم کو قتل کر دیا تھا۔ مرت تو ایک دن آنی ہی ہے لیکن قادیانیوں نے اس معاملہ میں بدترین کردار ادا کیا ہے اس سے نہ صرف ان کے چہرے سے نقاب اتر گئی ہے بلکہ آئندہ کیلئے بھی ان کے مکروہ عزائم کا پتہ چل گیا ہے اخباری ذرائع سے پتہ چلتا ہے کہ ان کا واحد مقصد یہ ہے کہ جو بھی ان کے مذہبی یا سیاسی معاملات میں دخیل ہوتا ہے انھیں راستے سے ہٹانے کی ہر ممکن کوشش کی جاتی ہے دیکھئے مولانا اسلم صاحب قریشیؒ نے قادیانیوں کی ایک سازش کو بے نقاب کر کے عشق رسول کا جو ثبوت دیا تھا اور ملک و ملت سے جو محبت کی لازوال ادا اپنائی تھی اسکے نتیجے میں قادیانی گروہ نے انہیں اغواء کیا اور قتل جیسے سنگین جرم کا بھی ارتکاب کیا۔ اسی طرح وقتاً فوقتاً ایسی حرکتیں ان سے سرزد ہوتی رہتی ہیں۔ لیکن یہ نہیں بھولنا چاہئیے کہ قاتل ایک دن اپنے انجام کو پہنچے گا اور ان کی یہ حرکتیں منظر عام پر آئیں گی۔ جناب لیاقت علی خان صاحب کے قتل کے سلسلے میں جہاں مذہبی علماء نے اس امر کی نشاندہی کی تھی کہ اس قتل کے پیچھے قادیانی گروہ کا بہت بڑا ہاتھ ہے اس لئے انہیں گرفتار کیا جائے وہاں اس قتل کی تحقیقات کرنے والے دانشوروں نے بھی اس امر کا اعتراف کر دیا ہے روزنامہ وطن لندن کی ۳ اکتوبر ۱۹۸۵ء کی اشاعت میں ہے کہ:

ملک کے پہلے وزیر اعظم قائد ملت لیاقت علی خان

مرحوم کے قتل کی تحقیقات کرنے والے ممتاز دانشور بیرسٹر ٹین خان سردار عبدالمجید اور اصغر حسین ایڈووکیٹس نے انکشاف کیا ہے کہ سر ظفر اللہ خان کو وزیر خارجہ کی حیثیت سے ہٹانے کے ارادے سے باز رکھنے کیلئے قائد ملت کو قتل کیا گیا تھا ان افراد نے بیرسٹر ٹین خان کی رہائش گاہ پر ہونے والی ایک پریس کانفرنس میں انکشاف کیا کہ ملک کے ایک بزرگ صحافی نے شہادت دی ہے کہ لیاقت علی خان مرحوم راولپنڈی کے ایک جلسہ عام میں سر ظفر اللہ خان کو وزیر خارجہ کی حیثیت سے علیحدہ کرنے کا اعلان والے تھے مگر انہیں ابتدائی کلمات ادا کرنے کے بعد ہی گولی مار کر شہید کر دیا گیا انہوں نے اسکی تفصیلات بتاتے ہوئے کہا کہ سر ظفر اللہ خان نے ایک جرمن شہری کو قادیانی بنایا اور راولپنڈی کے ڈی آئی جی پولیس کی بیٹی سے اسکی شادی کرادی یہ ڈی آئی جی قادیانی تھا اور اس ڈی آئی جی نے قائد ملت کے قاتل سید اکبر کو گولی مار کر ہمیشہ کیلئے خاموش کر دیا تھا کہ اس گھناؤنی سازش کے تار و پود نہ کھل سکیں۔ بیرسٹر ٹین خان نے بتایا کہ خان لیاقت علی خان کے قتل کے سلسلے میں جسٹس منیر اور اختر حسین کی رپورٹ جلد شائع کر دی جائے گی۔

اب بھی حکومت پاکستان اس معاملہ میں چشم پوشی کرتی رہے تو پھر آئندہ بھی ایسے کئی واقعات ظہور میں آسکتے ہیں اس لئے یہ ضروری ہے کہ قاتل کے ہاتھ مزید بڑھنے سے پہلے انہیں وہیں روک لیا جائے تاکہ مذہبی و سیاسی راہنما سیاسی و مذہبی سازش کا شکار ہونے سے بچے رہیں۔

قادیانیت ایک لعنت ہے جسے

کوئی شخص قبول کرنے کو تیار نہیں

تلہ گنگ کے حلقہ این اے ۴۳

قومی اسمبلی کے رکن ایئر مارشل نور خان کے مقابلہ میں الیکشن لڑنے والے ایک امیدوار میجر محمد اکبر نے نور خان پر قادیانی ہونے کا الزام عائد کیا۔ اس الزام کو سن کر نور خان صاحب کے تن بدن میں آگ لگ گئی کہ یہ کس قسم کے لوگ ہیں جو محض الیکشن میں جیتنے کیلئے قادیانیت جیسی لعنت کا طوق میرے گلے میں ڈالنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے فوراً ان سے رجوع کیا اور کہا کہ یہ مجھ پر سراسر الزام ہے اور میں اس لعنت کے قریب پھٹکنے کیلئے تیار نہیں چنانچہ نور خان صاحب نے ملزم کے خلاف دیوانی عدالت میں ۵۰ لاکھ روپے ہرجانے کا دعویٰ دائر کر دیا تھا۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ دین اسلام کس قدر بڑی دولت اور قادیانیت کس قدر بڑی لعنت ہے کہ ایک شخص قادیانی کے الزام سے اتنا متوحش ہو جاتا ہے کہ ملزم کے خلاف ۵۰ لاکھ روپے ہرجانہ کا دعویٰ کرنے سے بھی گریز نہیں کرتا۔ چنانچہ محمد اکبر صاحب عدالت میں ایک تحریری بیان داخل کر کے معافی مانگ لی اور لکھا کہ انہوں نے ایئر مارشل نور خان صاحب پر احمدی ہونے کا جو الزام بلا تحقیق لگایا تھا وہ سراسر غلط فہمی پر مبنی تھا ان کا مرزائیت سے کوئی تعلق نہیں ہے وہ سچے اور پکے مسلمان ہیں۔ جن کا خدا وحدانیت کے ساتھ ساتھ ختم نبوت پر مکمل ایمان ہے وہ ایئر مارشل سے صدق دل سے معافی چاہتے ہیں۔

روزنامہ جنگ لندن کا کردار قابل مذمت ہے

عالمی ختم نبوت کانفرنس

میں اس بات پر مسلمانوں نے اتفاق کے ساتھ یہ قرارداد پاس کی تھی کہ برطانیہ کے اردو اخبارات اپنے اندر اسلامی احساس ذمہ داری پیدا کریں۔ اس لیے کہ یہ مسلمانوں کے اخبار ہیں اور ان میں کوئی ایسی بات نہ ہونی چاہیے جو تعلیمات اسلام کے منافی اور مسلمانوں کے جذبات مجروح کرنے والی ہو مثال کے طور پر جب کسی غیر مسلم کا ذکر کرے تو اس کے ساتھ رحمتہ اللہ علیہ کہنا یا مرحوم کہنا یہ سراسر غلط اور اسلامی تعلیمات کے قطعاً منافی ہے۔ ایسے ساتھ آنجہانی لکھنا چاہیے۔ مگر افسوس کہ روزنامہ جنگ لندن اس معاملہ میں مسلمانوں کے احساسات کی قطعاً پرواہ نہیں کرتا۔ خبروں میں بھی قادیانی کے بجائے احمدی لکھتا ہے اور ۵ ستمبر کے شمارے میں بھی ٹائمز لندن کے حوالے سے مسٹر ظفر اللہ خان قادیانی کے بارے میں جو خبر شائع کی تھی اس میں ظفر اللہ کے نام کے ساتھ ساتھ بار بار مرحوم کا لفظ لکھا گیا ہم روز نامہ جنگ کے اس رویہ کی بھرپور مذمت کرتے ہوئے مطالبہ کرتے ہیں کہ آئندہ اس قسم کے الفاظ کا استعمال غیر مسلم کیلئے ہرگز نہ لکھا جائے اور مسلمانوں کے جذبات سے کھیلنے کی کوشش نہ کی جائے۔

مسلم کی تعریف اور قادیانی گروہ

روزنامہ جنگ لندن کی ۲ اکتوبر ۱۹۸۵ء کی اشاعت میں قادیانی گروہ کے ممتاز اور سرکردہ فرد مسٹر محمد شریف اشرف کا "مسلم کی تعریف کی ہے" کے عنوان سے ایک مقالہ شائع ہوا۔ جس میں موصوف نے حضرات علماء کرام کی تضحیک کرتے ہوئے قادیانیت کے اصل موضوع سے ہٹنے کی کوشش کی۔ موصوف کا کہنا ہے کہ علماء آج تک مسلم کی تعریف کرنے سے قاصر رہے اور ۷۳ کے آئین بناتے وقت اسمبلی میں بھی کوئی عالم مسلم کی تعریف نہ کر سکا۔ گویا موصوف عوام کو یہ باور کرانا چاہتے ہیں کہ علماء جب مسلم کی تعریف ہی نہیں جانتے تو پھر قادیانیت اور اسلام میں فرق کیسے کر رہے ہیں۔ شاید وہ اس گمان میں ہیں کہ یہاں کے عوام کی کم علمی سے فائدہ اٹھا کر عوام کے قلوب سے علماء کا وقار گرا دیا جائے۔ مگر ؎

نہ پوچھو ان خرقہ پوشوں کی، ارادت ہو تو دیکھ ان کو
ید بیضا لئے بیٹھے ہیں اپنی آستینوں میں

جہاں تک مسلم کی تعریف کا مسئلہ ہے یہ کوئی اختلافی مسئلہ نہیں بالکل ظاہر و باہر ہے اور عقائد کی ابتدائی کتب کا طالب علم بھی ان چیزوں سے واقف ہے اس لئے یہ کہنا کہ علماء مسلم کی تعریف کرنے سے قاصر ہیں بالکل حقیقت سے انحراف اور کذب بیانی ہے اور جہاں تک ۷۳ء کے آئین میں مسلمان کی تعریف آئین میں شامل کرنے کا مسئلہ در پیش ہوا تو بقول حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت۔

مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمود صاحبؒ اور شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحب اکوڑہ خٹک نے فوراً ایک منٹ میں مسلم کی تعریف کر دی جو تمام مکاتب

باقی صفحہ ۲۵ پر

مقالہ خصوصی

قادیانیوں کو دعوتِ اسلام

آئیے

آپ کے اپنے اُٹھائے ہوئے سوالات

تحریر : نظر زیدی

زیرِ نظر تحریر جناب نظر زیدی کا علمی اور قلمی شاہکار ہے فاضل مضمون نگار ملک کے معروف صاحب قلم ہیں، ان کی تحریروں میں دعوت اصلاح کا رنگ غالب ہوتا ہے. قادیانی مسئلے پر اس سے پہلے انہوں نے کبھی نہیں لکھا، اب جو لکھا ہے تو بہت خوب لکھا ہے. ان کی یہ تحریر بلاشبہ بڑی بڑی ضخیم کتابوں پر بھاری ہے. عین ممکن ہے کہ کوئی منصف مزاج قادیانی اس تحریر کی بدولت راہِ ہدایت پر گامزن ہو جائے. !

۲۷ جون ۱۹۸۲ء کے روزنامہ "الفضل" ربوہ میں قادیانی فرقے کے چوتھے خلیفہ صاحب وہ تقریر شائع کی گئی ہے جو انہوں نے ضلع شیخوپورہ سے آئے ہوئے ایک وفد اور چالیس سے زیادہ غیر قادیانی مہمانوں کے مجمع میں ۱۲ جنوری ۱۹۸۲ء کو کی تھی۔

دیگر باتوں کے علاوہ اس تقریر کا ایک حصہ اس سوال کے جواب پر مشتمل ہے کہ :

"جماعت احمدیہ کے نزدیک نبوت کی شان یا مقام کیا ہے؟"

یہ سوال ایک مسلمان مہمان نے کیا خلیفہ صاحب نے اس کا جو جواب دیا وہ "الفضل" کے تقریباً سات کالموں پر پھیلا ہوا ہے. اس جواب کی روشنی میں قادیانی نبوت کے سیاق و سباق کو سمجھنے کی کوشش کی جاتی ہے مقصد محض خامیاں تلاش کرنا نہیں، بلکہ حق کی جستجو ہے اور یہ توقع ہے کہ جو حضرات محض ایک موروثی عقیدے کے طور پر اس جماعت سے وابستہ چلے آ رہے ہیں، اپنے مقام اور مرتبے کو پہچاننے اور یہ سمجھنے کی کوشش کریں گے کہ ان نظریات میں کہاں تک معقولیت ہے جنہیں قادیانی جماعت اپنائے ہوئے ہے۔

خلیفہ صاحب نے ارشاد فرمایا، "جہاں تک نبوت کی ضرورت کا تعلق ہے اس سلسلے میں بنیادی چیز جو قابلِ غور ہے وہ یہ ہے کہ کیا نبوت کی ضرورت ہمیشہ کے لیے ختم ہو سکتی ہے؟ عقل یہ کہتی ہے کہ جب کوئی نبی کامل شریعت لے کر آ جائے اور خدا کی طرف سے اس شریعت کی حفاظت کا بھی وعدہ ہو، تو ایسی شریعت کے بعد نئی شریعت والا نبی دنیا میں آ ہی نہیں سکتا. موٹی بات ہے کہ کامل کتاب آ گئی جس میں تمام احکام موجود ہیں، زندگی کے ہر پہلو پر روشنی ڈال دی گئی اور اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرما دیا کہ میں اس کتاب کو بدلنے نہیں دوں گا. اب اس کتاب کے بعد نہ کسی کتاب کی ضرورت نہ لانے والے کی۔

لیکن اگر کتاب کے ماننے والے اس پہ عمل کرنا چھوڑ دیں اور اس کی تشریحات میں اتنا اختلاف پیدا ہو جائے کہ ایک کتاب سے بظاہر دو بالکل متضاد باتیں ثابت کی جا رہی ہوں، یعنی ایک فریق کہے کہ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ رات ہے اور دوسرا فریق اسی کتاب سے ثابت کرے کہ یہ دن ہے، تو دیکھنے والی بات یہ ہے کہ اس قسم کے اختلاف کی کوئی صورت ہے۔"

یہاں تک ارشاد فرمانے کے بعد خلیفہ صاحب نے ان اختلافات کی کچھ تفصیل بیان کی جو مسلمانوں کے مختلف فرقوں کے مابین واقعی موجود ہیں اور پھر ارشاد فرمایا :

"جب امت ایک نہ رہی، تو اس کو ایک بنانے اور متحد کرنے کا کیا طریقہ ہے؟ امت کو ایک بنانے کے مختلف طریقے سوچے جا سکتے ہیں. ایک طریقہ تو یہ ہو سکتا ہے کہ ایک دوسرے سے اختلاف رکھنے والے جتنے بھی علماء ہیں ان سے کہا جائے کہ خدا کا خوف کرو، آپس میں مل بیٹھو اور امت کو ایک پیغام دو کہ قرآن کریم کیا کہتا ہے، لیکن نہ ہی آج تک ایسا

ہوا اور نہ ایسا ممکن ہے"

اس کے بعد ارشاد ہوا:

"جب مذہب کے بارے میں یہ صورت پیدا ہو جائے کہ نام تو کتاب کا ہے اور عمل کسی اور چیز پر ہے، نام توحید کا ہے، عملاً شرک ہو رہا ہے، نام سچائی کا ہے اور فساد پھیل گیا ہو اور چوری اور ظلم، ایک دوسرے کا حق مارنا اور عدالتوں میں جھوٹ بولنا عام ہو گیا ہو، تو یہ کہنا کہ پھر بھی کسی کے آنے کی ضرورت نہیں ہے بڑا تعجب انگیز ہے۔ پھر

امت کس طرح متحد ہوگی؟

خود اٹھائے ہوئے اس سوال کے جواب میں ارشاد ہوا:

"مسلمانوں کو یہ سب کچھ قبول ہے لیکن وہ یہ ماننے کے لیے تیار نہیں کہ خدا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں میں سے کسی کو امت کی اصلاح کے لیے کھڑا کر دے کہتے ہیں اس سے ختم نبوت پر حملہ ہو گیا اور نعوذ باللہ، محمد رسول اللہ کی بے عزتی ہو گئی اب ہم ان کو قتل کر کے اس بے عزتی کا بدلہ اتاریں گے۔ حالانکہ ایک عام آدمی جس کو اللہ تعالیٰ نے معمولی سمجھ عطا فرمائی ہے وہ سمجھ سکتا ہے کہ بے عزتی کس بات میں ہے؟

علماء کا فتویٰ یہ ہے کہ امت مسلمہ کی حالت کیسی ہی خراب کیوں نہ ہو جائے اور گندگی اور بے حیائی، رشوت ستانی اور ظلم و ستم میں لوگ حد سے کیوں نہ گزر جائیں اب اللہ تعالیٰ اس کی اصلاح کے لیے کسی کو نہیں بھیجے گا۔ کوئی مولوی از خود رہنما بن جائے تو بن جائے خدا نے اب کسی کو نہیں بھیجنا۔ ہم کہتے ہیں کہ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ اللہ تعالیٰ امت محمدیہ کو اس حالت میں چھوڑ دے جس میں وہ اس وقت ہے۔ اگر حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم زندہ رسول ہیں اور اگر اسلام زندہ مذہب ہے، تو زندہ مذہب کی نشانی یہ ہوتی ہے کہ خدا اس کو کبھی نہیں چھوڑتا اور زندگی دینے کے لیے نبی آنا ضروری ہے، لیکن نبی کا آنا علماء کو پسند نہیں، حالانکہ ان کے نزدیک نبی کے سوا تمام مراتب روحانی مل سکتے ہیں اور ملتے رہے ہیں، ولی بھی موجود رہے اور قطب بھی پیدا ہوتے رہے علماء بھی موجود رہے اور پیر فقیر بھی موجود ہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد فرق کیا پڑا ہے؟ کتاب بھی وہی ہے دین بھی نہیں بدلا کیا چیز نہیں ہے؟ نبوت نہیں ہے اور اس ایک چیز کے نہ ہونے سے دنیا پر جو آفت ٹوٹ پڑی ہے اور مسلمانوں کا جو حال ہو گیا ہے وہ آپ کے سامنے ہے۔ کہتے ہیں کہ ہمیں نبوت کی نعمت نہیں چاہیے دنیا کی جو چیز بھی آ جائے منظور ہے، نبی آ جائے گا، تو ہمیں آگ لگ جائے گی، ہمیں تکلیف ہوگی، اس لیے نبی کو نہیں آنے دینا۔ اگر نبی کو نہیں آنے دینا، تو پھر کیا آنے دینا ہے؟ دجال اور شیطان آنے دینا ہے؟ اس بات پر کون راضی ہو سکتا ہے کہ خطرے کے دروازے تو کھلے رہیں، لیکن اصلاح کا دروازہ بند ہو جائے۔ یہ تو وہی بات ہے جیسے کسی گھر والے فیصلہ کر لیں کہ ہم طاعون، نزلہ زکام، کھانسی، تپ دق، غرض کہ ہر بیماری کے جراثیم کو دعوت دیں گے کہ شوق سے تشریف لائیں، دروازہ کھلا ہے، لیکن اگر دوائی لائی گئی، ڈاکٹر گھس گیا، تو اسے مار مار کر نکال دیں گے۔"

آگے چل کر ارشاد ہوا:

"ہم کہتے ہیں کہ ہمارے غیر از جماعت دوست نبوت کا یہ مفہوم ہی بالکل غلط سمجھے ہیں۔ نبوت کا یہ مفہوم آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ہرگز ثابت نہیں"

اس تقریر میں آگے چل کر نزول مسیحؑ اور حضرت امام مہدیؑ کی آمد کی بحث چھیڑ دی گئی ہے اور یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ جس مسیح اور جس مہدی کی آمد کی بشارت دی گئی ہے وہ دراصل مرزا غلام احمد قادیانی ہی ہیں۔

یہ خیالات اگر کسی عام قادیانی کے ہوتے تو کہا جا سکتا تھا کہ ان کا تعلق اس جماعت کے مسلک اور عقائد سے نہیں، لیکن یہ تو جماعت کے موجودہ سربراہ کے ارشادات ہیں، اس لیے یہی خیال کیا جائے گا کہ نبوت اور ختم نبوت کے بارے میں قادیانی جماعت کا مسلک یہی ہے اور اس مسلک کو درست ثابت کرنے کے لیے اس کے پاس سب سے مضبوط دلائل یہی ہیں جو اس کے سربراہ نے بہت شرح و بسط کے ساتھ پیش کر دیے ہیں۔

یہ بات تسلیم کرنے کے بعد ان خیالات کا تجزیہ کریں تو یہ نکات سامنے آتے ہیں:

۱۔ خلیفہ صاحب نے ارشاد فرمایا، حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک زندہ نبی ہونے کے باوجود اور قرآن مجید کے اپنی اصلی صورت میں باقی رہنے کے باوجود امت مسلمہ ٹکڑوں میں بٹ کر اخلاق حسنہ اور اعمال صالحہ سے محروم ہو گئی ہے اور:

۲۔ اب اس کی اصلاح صرف اسی صورت میں ممکن ہے کہ کوئی نبی مبعوث ہو۔ چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی وہی نبی مسیح موعود، مہدیؑ موعود اور مجدد وقت ہیں۔

جہاں تک پہلی بات کا تعلق ہے وہ اس قدر بیّن اور عیاں ہے کہ اس کے ایک شوشے سے بھی اختلاف نہیں کیا جا سکتا۔ یہ امت جسے قرآن کی برکات اور اسوۂ رسولؐ کے نور کے باعث تمام اقوام سے بہتر ہونا چاہیے تھا۔ اخلاق و اوصاف کی ادنیٰ خوبیوں سے بھی عاری نظر آتی ہے اور اس کے باہمی اختلافات کا تو کوئی ٹھکانہ ہی نہیں، لیکن خلیفہ صاحب نے اصلاح احوال کا جو طریقہ دریافت فرمایا ہے اسے کسی پہلو سے بھی درست ثابت نہیں کیا جا سکتا۔

اس سلسلے میں پہلی بات تو یہ ہے کہ امت مسلمہ کی جن خامیوں اور کمزوریوں کی نشان دہی کی گئی وہ ایسی نہیں ہیں کہ ہمارے موجودہ زمانے میں کسی وبا کی طرح اچانک پھوٹ پڑی ہوں، بلکہ غور کیا جائے تو اس تاریخی عمل کا نتیجہ ہیں جن کے باعث قومیں زوال سے دوچار ہوتی رہی ہیں۔ مثلاً:

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانے ہی میں منافقین کا ایک گروہ مسلمانوں کی صفوں میں داخل ہو گیا تھا اور اس کی ریشہ دوانیوں اور سازشوں کے باعث خلیفہ سوم حضرت عثمان بن عفانؓ کے زمانے ہی میں جو اسلامی ریاست کی تشکیل

جنوبی افریقہ کی عدالت کے فیصلے کو مسلمان قبول نہیں کریں گے،

مولانا محمد یوسف لدھیانوی ؒ

کراچی ممتاز عالم دین اور جنوبی افریقہ میں قادیانیوں اور مسلمانوں کے درمیان قانونی تنازعہ میں مسلمانوں کی امداد کیلئے جانے والے پاکستانی مسلم ماہرین کے وفد کے رکن مولانا محمد یوسف لدھیانوی نے کہا ہے کہ کیپ ٹاؤن کی عدالت نے قادیانیوں کے حق میں یکطرفہ فیصلہ سنا کر پورے عالم اسلام کے مسلمانوں کے جذبات مجروح کئے ہیں مسلمان اس فیصلے کو ہرگز تسلیم نہیں کریں گے اور اگر جنوبی افریقہ کی حکومت نے اس فیصلے کو مسلمانوں پر جبراً مسلط کرنے کی کوشش کی تو پورا عالم اسلام تحریک چلائے گا انہوں نے ان خیالات کا اظہار نمائندہ جنگ کو انٹرویو دیتے ہوئے کیا انہوں نے بتایا کہ قادیانیوں کی ایک جماعت لاہوری مرزائیوں کی جانب سے کیپ ٹاؤن کی مقامی عدالت میں درخواست دائر کی گئی تھی کہ انہیں مسلمانوں کے قبرستان میں تدفین اور مسلمانوں کی مساجد میں نماز کی اجازت دی جائے۔ اس درخواست کے بعد مرزائیوں نے عدالت سے حکم امتناعی حاصل کر لیا تھا لیکن مولانا ظفر احمد انصاری کی قیادت میں پاکستانی علماء اور قانونی ماہرین کے وفد نے کیپ ٹاؤن جاکر حکم امتناعی ختم کرا دیا تھا بعد ازاں مقدمہ سماعت کے لئے پیش کیا گیا تو پاکستان کے ۱۱ علماء کرام پر مشتمل وفد نے کیپ ٹاؤن جاکر اپنے وکیل محمد اسماعیل کے ذریعے عدالت میں یہ موقف پیش کیا کہ عدالت کو اس مقدمے کی سماعت کا اختیار نہیں ہے۔ عالم اسلام متفقہ طور پر قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیتا ہے لہٰذا یہ مقدمہ خارج کر دیا جائے مولانا لدھیانوی نے بتایا کہ لاہوری مرزائیوں کو یہ پیشکش بھی کی گئی تھی کہ وہ اپنا مقدمہ کسی ایسی عالمی عدالت میں پیش کریں جس میں، جس میں مسلمان جج بھی ہوں لیکن انہوں نے یہ دلیل تسلیم نہیں کی مسلمانوں کے وکیل کے دلائل پر عدالت نے کہا کہ جنوری یا فروری ۱۹۸۵ء میں اس امر کا فیصلہ سنا دیا جائے گا کہ عدالت کو سماعت کا اختیار حاصل ہے یا نہیں لیکن جون ۱۹۸۵ء میں عدالت نے فیصلہ سنایا کہ اسے مقدمے کی سماعت کا اختیار حاصل ہے اور وہ مسلمان علماء فقہاء سے بہتر فیصلہ کر سکتی ہے کیونکہ ان کا فیصلہ عدالت کی نظر میں متعصبانہ اور اس کا فیصلہ غیر جانبدارانہ ہو گا۔ اس پر کیپ ٹاؤن کی مسلم کونسل نے دنیا بھر کے معروف دارالافتاؤں سے فتویٰ لیا ان کا متفقہ فتویٰ یہ تھا کہ کسی غیر مسلم عدالت کا مسلمانوں کے لئے قابل قبول نہیں ہے اور قرآن مجید نے غیر مسلموں کے پاس فیصلے جانے کو طاغوت کے پاس فیصلے جانا قرار دیا ہے۔ یہ فتویٰ عدالت میں پیش کرنے کے بعد یہ بات واضح کر دی گئی کہ مسلمان اس مقدمے کی کارروائی میں حصہ نہیں لیں گے۔ مولانا یوسف لدھیانوی نے کہا کہ مسلمانوں کے بائیکاٹ کے بعد صرف ایک شخص شیر محمد کے بیان پر جو مسلسل تین چار دن جاری رہا عدالت نے اپنے فیصلے کی بنیاد رکھی انہوں نے کہا کہ اخبارات میں شائع ہونے والے عدالتی فیصلے کے خلاصے میں بتایا گیا ہے کہ چونکہ لاہوری مرزائیوں کا یہ کہنا ہے کہ غلام احمد قادیانی نے نبوت کا دعویٰ نہیں کیا اور نہ ہی وہ ختم نبوت کے منکر ہیں اس لئے انہیں مسلمان قرار دیا جاتا ہے۔ مولانا لدھیانوی نے کہا کہ مرزا غلام احمد کے جانشین حکیم نور الدین کے ۱۹۱۴ء میں انتقال کے بعد جانشینی کے جھگڑے پر محمد علی لاہوری نے اپنا علیحدہ گروپ بنا کر یہ موقف اختیار کیا تھا کہ غلام احمد نبوت کا دعویدار نہیں تھا لیکن درحقیقت قادیانی اور لاہوری دونوں مرزا غلام احمد کی نبوت پر متفق ہیں اور کیپ ٹاؤن میں ان کا ایک ہی دفتر ہے انہوں نے کہا کہ لاہوری مرزائیوں کو قادیانی جماعت کے دوسرے سربراہ مرزا محمود بھی منافق قرار دے چکے ہیں اور مسلمان بھی ان کے کسی فریب میں نہیں آئیں گے۔ انہوں نے کہا کہ کیپ ٹاؤن میں قادیانیوں کی مجموعی تعداد ۲۰۰ اور مسلمانوں کی تعداد تقریباً ۱۲ ہزار ہے۔ اگر قادیانیوں نے یہودی جج کے فیصلے کو بنیاد بنا کر، مسلمانوں کی مساجد میں داخل ہونے کی کوشش کی تو انہیں اٹھا کر باہر پھینک دیا جائے گا انہوں نے کہا کہ مسلمان قادیانیوں کو اسلامی برادری میں شامل کرنے پر ہرگز تیار نہیں ہوں گے اور اس مقصد کے لئے بڑی سے بڑی قربانی سے دریغ نہیں کیا جائے گا۔ انہوں نے بتایا کہ انہیں کیپ ٹاؤن کے مسلمانوں نے بلایا تو وہ ضرور وہاں جائیں گے اور منکرین ختم نبوت کا مقابلہ کریں گے۔ جمعیت علمائے پاکستان کے مرکزی جوائنٹ سیکریٹری اور مجلس عمل تحفظ ختم نبوت صوبہ سندھ کے صدر محمد ایاز خان نیازی نے ایک بیان میں جنوبی افریقہ کی عدالت میں قادیانیوں کے حق میں فیصلہ ہونے والے اقدام پر کہا کہ شیر محمد نامی ایک شخص کی مسلسل چھ یوم کی شہادت پر قادیانیوں کے حق میں فیصلہ کر دیا گیا ہے محمد ایاز خان نیازی نے حیرت اور افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ دنیا میں کوئی عدالت ایک گواہ کی گواہی پر مقدمہ کا فیصلہ صادر نہیں کرتی لیکن اس غیر مسلم جج نے شیر محمد نامی گواہ جس کے عقیدے کا کوئی پتہ نہیں کہ آیا یہ شخص مسلمان تھا یا قادیانی کی گواہی پر فیصلہ دیا ان حالات کی روشنی میں حکومت پاکستان پورے مسلم ممالک کے جید علماء کا کنونشن بلا کر دنیا کے دینی اداروں کو اس فیصلہ سے آگاہ کرے۔

پاکستان دستور کمیشن کے سابق سربراہ اور جنوبی افریقہ میں قادیانیوں اور وہاں پر مسلمانوں کی عدالتی کونسل کے درمیان مقدمہ کی ایک سال قبل پیروی کے لئے پاکستان سے جانے والے وفد کے سربراہ مولانا ظفر احمد انصاری نے کہا ہے کہ کسی غیر مسلم عدالت کو کسی کے مسلمان ہونے یا نہ ہونے کے بارے میں فیصلہ دینے کا کوئی حق حاصل نہیں ہے وہ ہفتہ کو جنوبی افریقہ کی سپریم کورٹ کے اس فیصلے پر تبصرہ کر رہے تھے جس کے تحت وہاں کے جج ویسیس نے قادیانیوں کو مسلمان قرار دے دیا ہے مولانا انصاری نے کہا کہ یہ جج یہودی ہے اور اس کے یہودی

باقی صفحہ ۳۵ پر

آپ کے مسائل اور اُن کا حل

مولانا محمد یوسف لدھیانوی

روزے اور چاند کا مسئلہ

سوال:۔ مسئلہ یہ ہے کہ رمضان المبارک کے روزے کس اعتبار سے رکھیں جائیں کیونکہ ہمارے گاؤں کے بعض لوگ اپنا حساب کرتے ہیں۔ اور اس حساب سے روزے رکھنا شروع کر دیتے ہیں۔ یعنی حکومت کے اعلان سے ایک یا دو دن قبل رکھنا شروع کر دیتے ہیں۔ اور حکومت کے اعلان کو غلط قرار دیتے ہیں تو آیا یہ جائز ہے یا کہ نہیں یعنی چاند نظر آنے کا انتظار نہیں کرتے۔

دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ جو لوگ حکومت کے اعلان کا انتظار کرتے ہیں تو ان کے اکثر ایک یا دو روزے کم ہو جاتے ہیں۔ بہت ہی کم تیس کی عدد پوری ہوتی ہے۔ تو آیا جو ایک یا دو دن کی کمی حکومت کے اعلان کی وجہ سے آتی ہے یعنی یا روزے اٹھائیس ہیں یا انتیس تو یہ جو کمی واقع ہوتی ہے اسکی قضا ضروری ہے یا کہ نہیں۔ اور اس پر گناہ ہوگا یا کہ نہیں۔ اور آیا جو لوگ اپنے حساب سے روزے رکھتے ہیں۔ یا حکومت کے اعلان کا انتظار کرتے ہیں ان میں کونسا فریق صحیح عمل کرنے والا ہے۔ براہ کرم قرآن و حدیث و فقہ کی روشنی میں حوالہ کے ساتھ جواب دیں کیونکہ اس پر دونوں فریق ایک دوسرے پر طعن کرتے ہیں۔

جواب:۔ رمضان مبارک کے شروع ہونے کا مدار چاند نظر آنے پر ہے۔ نہ اپنے حساب پر۔ اور نہ حکومت کے اعلان پر۔ بس جن علاقوں میں حکومت کے اعلان سے قبل چاند نظر آجاتا ہے۔ اور اس کا ثبوت شرعی شہادت سے ہو جاتا ہے ان علاقوں کے لوگوں پر روزہ رکھنا ضروری ہے کہ رویت ہلال کمیٹی کو اسکی شہادت فراہم کریں۔

جن لوگوں کے روزے حکومت کے اعلان کے مطابق انتیس بھی پورے نہیں ہوئے ان پر روزے کی قضا لازم ہے۔ اگر ایک دن کا روزہ رہ گیا ہو تو ایک روزے کی۔ اور دو دن کا رہ گیا ہو تو دو دن کی۔

واللہ اعلم۔

عزیز الحق سوات سے

رضاعی اور منہ بولی بہن سے نکاح

سوال[1]:۔ رضاعی بہن میرے اوپر نکاح میں لینا شریعت کے رو سے جائز نہیں ہے لیکن میرا جو بھائی ہے اس پر کیسا ہے بھائی میرے سے یا تو پہلے پیدا ہوئے ہوں یا میرے بعد جو بھائی پیدا ہو جائے اس پر نکاح میں لینا کیسا ہے؟

(۲) دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ ایک لڑکی کو یوں کہ یہ لڑکی میری بہن ہے حالانکہ اس کے ماں باپ سے پیدا نہ ہوا ب یہ لڑکی کیا یہ آدمی نکاح میں لے سکتا ہے یا کہ نہیں؟ حالانکہ رسولؐ اور حضرت ابوبکر صدیقؓ دونوں دین کے بھائی تھے بعد میں رسولؐ اور حضرت ابوبکرؓ کی بیٹی حضرت عائشہؓ کیساتھ نکاح فرمایا یہ بھی میرے خیال میں صرف دین کا بھائی چارہ ہے ایسے برائے نام بہن بن سکتی ہے نہ بیٹی بن سکتی ہے؟ ان دونوں مسئلوں کا جواب دیں عین نوازش ہوگی۔

جواب[1]:۔ آپ کی رضاعی بہن کا نکاح آپ کے بھائیوں میں سے ایک کے ساتھ جائز ہے۔

(۲) منہ بولی بہن سے نکاح جائز ہے۔ واللہ اعلم۔

ایک کیفیت کے بارے میں

سوال:۔ کہ بندہ ایک دن ذکر میں مشغول تھا کیا دیکھتا ہوں کہ میرے جسم کے رونگٹے کھڑے ہو گئے اور طبیعت نہایت ہی مسرور ہے اور میرے جسم کے تمام اعضاء سے بلکہ بال بال سے اللہ کی آواز آرہی ہے اور چند منٹ کیفیت رہی اسکے بعد ختم الحمد اللہ آپکی دعاؤں سے تمام معمولات کو ادا کرتا ہوں دعاؤں کا محتاج ہوں۔ اس کے متعلق کچھ فرمائیں!

جواب:۔ یہ کیفیت مبارک ہے۔ مگر اس کو کمال نہ سمجھا جائے، صرف حصول رضائے الٰہی کو مقصود سمجھا جائے۔

قربانی اور عقیقہ

سوال[1]:۔ کیا عید قربان پر قربانی کے ساتھ عقیقہ کرنا بھی کیا جاسکتا ہے یا نہیں؟ مثلاً ایک گائے لے کر حصہ قربانی اور چھ حصے چار بچوں (دو لڑکے دو لڑکیاں) کا عقیقہ ہو سکتا ہے؟

جواب:۔ قربانی کے جانور میں عقیقے کے حصے رکھے جا سکتے ہیں۔

سوال[2]:۔ الف کے بھائی پردے کے قائل نہیں ہیں جبکہ الف خود اپنے گھر میں پردہ کرواتا ہے اگر ملا اس کے والدین الف کے بڑے بھائی کے کہنے پر الف سے اپنے گھر کا پردہ ختم کرنے کو کہیں اور الف انکار کر دے تو کیا وہ (الف) والدین سے گستاخی کا مرتکب ہوگا؟

اگر اس وجہ سے الف کے بھائی اس سے تعلقات بگاڑ لیں اور رشتہ داروں اور برادری میں اسے بد اخلاق وغیرہ کہہ کر بدنام کریں تو کیا ان سے "تعلقات" اچھے کرنے کے لئے پردہ وغیرہ ختم کر دے؟ مثلاً الف اپنے گھر میں یہ نظام رکھے کہ کوئی شخص خواہ اسکا بھائی کیوں نہ ہو، بغیر دستک دیئے داخل نہ ہو اور اس طریقہ کو بد اخلاقی بے عزتی کرنا یا توہین کرنا وغیرہ گردانا جائے تو کیا الف (جو خود ان سے زیادہ پڑھا لکھا ہے) کو ان بھائیوں کو خوش کرنے کے لئے "موڈرن" بن کر انکے نقش قدم پر چلنا چاہیئے یا ان کو انکے حال پر چھوڑ دینا چاہیئے؟

جواب:- پردہ شرعی حکم ہے۔ اگر والدین پردہ ختم کرنے کا حکم دیتے ہوں تو ان کی تعمیل جائز نہیں۔ وہ خلاف شرع حکم دے کر خود گنہگار ہیں۔ بھائی کا محض شرعی پردہ کی وجہ سے "اخلاق" بھی نہایت سنگین جرم ہے کہ گھر میں دستک دے کر جانا توہین لاحق ہے نہ کہ بد اخلاقی "بد اخلاقی" تو کسی کے گھر میں بغیر اجازت گھس جانا ہے۔ بہر حال الف کا طریقہ صحیح ہے۔ اسے اس پر قائم رہنا چاہیے۔ واللہ اعلم

مہندی کی رسم

سوال:- لڑکے کی شادی ہو یا لڑکی کی ایک رسم ہوتی ہے جسے مہندی کی رسم کہتے ہیں۔ میں نے سنا ہے کہ مردوں کو مہندی لگانا جائز نہیں ہے ہاتھوں اور پیروں پر۔ آپ اس بات کی وضاحت کریں کہ لڑکے کو مہندی ہاتھوں اور پیروں پر شادی میں لگانا چاہیے یا نہیں؟ اگر نہیں لگانا چاہیے تو اسکا مستند حوالہ دیں؟ نیز سونے کی انگوٹھی وغیرہ لڑکا پہن سکتا ہے یا نہیں؟

جواب:- مہندی لگانا عورتوں کا کام ہے۔ اور عورتوں کی مشابہت کرنے والے مردوں پر اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی ہے۔ سونے کی انگوٹھی بھی مردوں کے لئے حرام ہے۔

سوال:- سہاگ رات کو حق مہر ادا کئے بغیر حقوق زوجیت ادا کئے جا سکتے ہیں یا نہیں؟ کیونکہ آجکل کم از کم حق مہر ...... روپے ہوتا ہے جو لڑکے والوں کے لئے شادی کے خرچے کے بعد حق مہر ادا کرنے کے لئے کچھ نہیں بچتا ہے۔ کچھ لوگ حق مہر ادا کئے بغیر حقوق زوجیت ادا کرتے رہتے ہیں۔ اور کئی سالوں کے بعد اپنی بیوی کی منت سماجت کر کے حق مہر بخشوا لیتے ہیں۔ کیا یہ طریقہ صحیح ہے؟

جواب:- مہر ضرور ادا کرنا چاہیے اور رکھنا چاہیے جتنا ادا ہو سکے۔ سہاگ رات ادا کرنا ضروری نہیں۔ کچھ عورت کے مطالبہ پر ادا کرنا ضروری ہے۔ واللہ اعلم۔

بقیہ: مولانا لدھیانوی

ہونے ہی کی بنا پر کیپ ٹاؤن کی علامتی کارروائی کا بائیکاٹ کیا تھا اور کہا تھا کہ کسی غیر مسلم عدالت کو مسلمانوں سے متعلق دینی امور پر فیصلہ کرنے کا کوئی حق حاصل نہیں انہوں نے کہا کہ اس یہودی جج کے اس یک طرفہ فیصلہ سے قادیانی اور احمدی، مسلمان نہیں ہو جائیں گے اور نہ ہی اس فیصلے کا اثر دنیا کے کسی بھی مسلمان پر ہوگا اس فیصلے سے جنوبی افریقہ میں مسلمانوں اور قادیانیوں کے درمیان مستقل فتنہ و فساد کی بنیاد پڑ گئی ہے مولانا انصاری نے مزید کہا کہ قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے کا فیصلہ سارے عالم اسلام کا فیصلہ ہے اور عالم اسلام کی تمام تنظیموں نے مکہ مکرمہ میں قادیانیوں کو اتفاق رائے کے ساتھ غیر مسلم قرار دیا تھا انہوں نے کہا کہ قادیانیوں کے اسرائیل اور یہودی کے ساتھ خصوصی تعلقات کے پیش نظر اس یہودی جج سے اس کے علاوہ کیا توقع اور امید کی جا سکتی تھی کہ وہ قادیانیوں کو سپنے کی بلکہ مسلمانوں کے خلاف صف آرا اسرائیل کی فوج میں بھی بھرتی ہونے کی اجازت ہے اور اسرائیل میں قادیانیوں کے باقاعدہ مشن کام کر رہے ہیں۔

بقیہ: مکتوب برطانیہ

فکر کے علماء کے اتفاق سے نہ صرف منظور ہو گئی بلکہ وہ ۷۳ء میں شامل ہے اور آئین کا جزو ہے۔

(روزنامہ جنگ لندن ۲۳ اکتوبر ۸۵ء)

ہم اس وقت اس تفصیل میں نہیں جانا چاہتے کہ مسلم کی تعریف کیا ہے اور کیا نہیں؟ ہم صرف قادیانی گروہ اعاظم و اکابر سے یہ دریافت کرنے کی جسارت کر رہے ہیں کہ مرزا قادیانی اور اس کے جانشینوں اور قادیانی گروہ کے ممتاز لوگوں کے جو جو عقائد ان کی کتابوں میں موجود ہیں جن پر قادیانی گروہ کا ایمان ہے ایسے عقائد کا حامل اور ایسے اقوال کا قائل مسلم کی تعریف میں آسکتا ہے یا نہیں۔ اور اسپر مسلم کی تعریف لاگو ہو سکتی ہے یا نہیں مثلاً خدا تعالیٰ کے بارے میں یہ کہا جائے کہ:-

میں خدا کا باپ ہوں (حقیقۃ الوحی ص ۸۶)

خدا سوتا بھی ہے کھاتا پیتا بھی ہے (البشریٰ جلد ۲ ص ۷۹) میں دیکھا کہ میں خدا ہوں میں نے یقین کر لیا میں وہی ہوں (آئینہ کمالات ص ۵۶۴) قضا و قدر کے فیصلے میں نے لکھے خدا نے دستخط کئے (تریاق القلوب ص ۳۳) وغیرہ وغیرہ۔

یا رسول اکرم خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت سے انکار کرتے ہوئے یہ کہا جائے کہ۔

میں رسول اللہ ہوں (حجۃ اللہ ص ۲۵) پس مسیح موعود (مرزا صاحب) خود محمد رسول اللہ ہیں جو اشاعت اسلام کے لئے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے (کلمۃ الفصل مندرجہ رسالہ ریویو ج ۳ ص ۱۵۶) یا یہ کہا جائے کہ حضور (مرزا صاحب) کو محمد مصطفیٰ ہی یقین کیا جائے (الفضل ج ۲ ص ۲۵۳ ۱۷ جون ۱۹۱۵ء) وغیرہ وغیرہ۔

اس طرح کوئی شخص کہے کہ:۔

اس (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) کے لئے چاند کا خسوف ظاہر ہوا اور میرے لئے چاند اور سورج دونوں کا اب کیا تو انکار کرے گا (اعجاز احمدی ص ۷۱) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تین ہزار معجزات ہیں (تحفہ گولڑویہ ص ۴۰) اور میرے معجزات کی تعداد دس لاکھ ہے (دیکھئے براہین احمدیہ جلد ۵ ص ۵۶) اس طرح اگر کوئی یہ کہے کہ ہر شخص ترقی کر سکتا ہے اور بڑے سے بڑا درجہ پا سکتا ہے حتیٰ کہ محمد رسول

صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی بڑھ سکتا ہے۔
(الفضل ۱۷ جولائی ۱۹۲۲ء)

یا کوئی یہ یوں کہے کہ:۔

محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں
اور آگے سے بڑھکر ہیں اپنی شاں میں
محمد جس نے دیکھنے ہوں اکمل
غلام احمد کو دیکھے قادیاں میں
(اخبار بدر ۲۵ اکتوبر ۱۹۰۶ء)

یا مندرجہ بالا اشعار پر بجائے اعتراض اور نکیر کے کوئی جزاکم اللہ کہدے تو کیا حکم ہے؟

سو اس طرح کے اور بہت سارے گستاخانہ عقائد کے حامل کے بارے میں ہم مرزا طاہر سمیت تمام قادیانی اکابر و اصاغر سے دریافت کرتے ہیں کہ ایسا شخص مسلم کی تعریف میں آسکتا ہے یا نہیں؟ یا وہ مسلمان کہلانے کا مستحق ہے یا نہیں؟ اور اس طرح کے قول اگر کسی کے ہوں تو ان پر حکم کفر کرنا صحیح ہے یا نہیں؟

ہماری رائے بغیر کسی تعصب یہ ہے کہ ایسا شخص نہ مسلمان ہے نہ اس پر اسلام کی تعریف صادق آسکتی ہے اس عقیدے کو ماننا گویا اسلام کا انکار کرنا ہے۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ مندرجہ بالا عقائد بھی ہوں اور اسلام کا بھی دعویٰ کرے۔ سو ایسا شخص مسلم کی تعریف میں شامل نہیں ہو سکتا۔ اسکے باوجود قادیانی حضرات کا علماء ربانی پر اعتراض کرنا۔ انھیں تنقید و تضحیک کا نشانہ بنانا ان پر بہتان طرازیاں کرنا کہاں کا انصاف ہے؟

بقیہ:۔ حضرت محمد بن مسلمہ

آپس میں برسر پیکار ہوں تو یہ تلوار توڑ دو اور اپنی زبان کو اور ہاتھ کو روکے رکھو یہاں تک کہ موت آجائے یا کوئی خطا کار ہاتھ تمہیں قتل کر دے۔ اسکے بعد لکڑی کی تلوار بنالی لوگوں نے پوچھا یہ کیا فرمایا صرف ڈرانے کے لئے۔ واقعہ حرہ کے بعد چند شامیوں نے آپکو شہید کر ڈالا۔ اس وقت حضرت محمد بن مسلمہ کی عمر ۷۷ برس تھی۔

بقیہ:۔ خوش آئند تبدیلی

ششماہی ــــــــ ۵۵/
سہ ماہی ــــــــ ۳۰/
قیمت فی شمارہ ــــــــ ۲/

ہمیں امید ہے کہ قارئین اسے بخوشی قبول فرمائیں گے۔ اور اپنا بھرپور تعاون جاری رکھ کر اسلام کی سربلندی و عظمت اور عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کیلئے جاری و ساری اس تحریک میں ہمارا پورا پورا ہاتھ بٹائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس مقدس اور پاک مشن میں کامیاب و کامران فرمائے آمین

ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

ہمیں اپنی تجاویز اور رائے گرامی سے ضرور مطلع فرمائیے

والسلام:۔
عبدالرحمٰن یعقوب باوا
مدیر مسئول

بقیہ:۔ سائنس کا کمال

پر قابو پا سکتے ہیں مگر قدرت نے ہمارے خیال ہی کو باطل کر کے رکھ دیا۔ یہ باتیں ہمیں اس لئے لکھنی پڑیں کیونکہ مغرب والے قدرت سے ٹکر لینے۔ اس کے قوانین کو توڑنے۔ اس کے احکام کو الٹ کرنے۔ اور مذہبی صحائف کی باتوں کو غلط ثابت کرنے چلے تھے۔ انہوں نے برتھ کنٹرول۔ فیملی پلاننگ۔ بچے کم کرو کی مہم چلا کر دیکھ لی فرانس اور جرمنی نے اس مہم کی تباہی دیکھ لی اور توبہ بھی کر لی برطانیہ نے شراب اور فحاشی عام کی اور جو نتیجے سامنے آئے ان سے وہ کان پکڑ کر توبہ کر رہا ہے۔ امریکہ نے فنی اور سائنسی ترقی کا کمال حاصل کر کے دنیا پر حکومت کرنا چاہی لیکن ناکام ہو گیا۔

بقیہ:۔ ایک عورت

چیخنے کی آواز سن کر وہ مجذوب بھی آ گیا۔ اس عورت کی لاش کو دیکھ کر قہقہہ مار کے کہنے لگا۔ واہ بھئی واہ یہ عورت ایک چھلانگ لگا کر دوزخ سے جنت میں پہنچ گئی۔

یہ واقعہ سن کر مفتی صاحب نے کہا مولانا اس مجذوب نے ٹھیک ہی کہا۔ آپ کی نظر سے وہ حدیث نہیں گزری؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر کوئی شخص بے خبری میں بول و براز کے لئے قبلہ رخ بیٹھ جائے اور پھر اسے معلوم ہو کہ میرا رخ قبلہ کی طرف ہے اور وہ احتراماً اپنا رخ بدل لے تو اس کے سارے سابقہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ اس بیچاری عورت نے یہی کیا تھا اور فوراً مر گئی۔

ظاہر ہے وہ جنتی ہو گئی۔

بقیہ:۔ خصائل نبوی

اس لیے اس میں احتیاط کی بہت ضرورت ہے کہ منہ کو پاک کرنے کا اہتمام کیا جائے اور اس کی احتیاط رکھی جائے۔ اسی طرح بعض دوسرے پیشوں کے متعلق بھی بعض احادیث میں کچھ تنبیہات وارد ہوئی ہیں جس سے بعض لوگوں کو اشکالات اور اشتباہات پیدا ہوگئے حالانکہ روایات کا مفہوم صاف اور واضح ہے کہ جس پیشہ کے متعلق بھی ارشاد عالی وارد ہوا ہے اس میں کوئی خاص اہم بات قابل لحاظ اور قابل اصلاح تھی جس پر تنبیہ مقصود ہے حدیث بالا میں محصول سے یہ مراد ہے کہ غلام کو اس شرط پر چھوڑ دیا جاتا ہے کہ اتنی مقدار روزانہ ہمارے حوالے کر دیا کرو بقیہ سے ہمیں کچھ کام نہیں وہ تمہارا ہے۔ اس طرح کا غلام عبد ماذون کہلاتا ہے۔ ان کا روزانہ تین صاع مقرر تھا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سفارش سے ایک صاع کم ہو کر دو صاع رہ گیا تھا۔ صاع میں علماء کا اختلاف ہے فقہاء حنفیہ کے نزدیک تقریباً چار سیر وزن کا ایک صاع ہوتا ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد کہ سینگی لگانا بہترین دوا ہے بالکل صحیح ہے مگر اس کے مخاطب حرمین کے نوجوان ہیں اور ایسے ہی ہر گرم ملک کے رہنے والے کہ ان کا خون رقیق ہونے کی وجہ سے بدن کے سطح ظاہر کی طرف زیادہ مائل ہوتا ہے اور ملکی حرارت اس کو ظاہر کے زیادہ قریب کر دیتی ہے۔ اسی وجہ سے علماء چالیس سال سے زیادہ عمر والے کے لیے سینگی کو مفید نہیں بتاتے۔

آج کے دور میں

ہر گھر کی ضرورت

چینی کے برتن

ہم

نفیس، خوبصورت اور خوشنما ڈیزائن چینی (پورسلین) کے اعلیٰ قسم کے برتن بناتے ہیں

استعمال میں اعلیٰ۔ چلنے میں دیرپا

ایک بار آزمایئے

دادا بھائی سرامک انڈسٹریز لمیٹڈ ۲۵/بی سائٹ کراچی فون ۲۹۱۴۳۹

خالص اور سفید — صاف وشفاف

شکر (چینی)

باوانی شوگر ملز لمیٹڈ

پتہ

حبیب اسکوائر ایم اے جناح روڈ (بندر روڈ) کراچی

WEEKLY **KHATME-NUBBUWAT** KARACHI
Registered S. No. 3220

نعت شریف

واعظ کو خلد موسیٰؑ کو سینا پسند ہے
ہم کو خرام کوئے مدینہ پسند ہے

آئے زباں پہ نام محمدؐ تو باادب
صل علیٰ پڑھو یہ قرینہ پسند ہے

ام سلیم ہیں نہیں محتاج مشک و بو
ان کو تو مصطفیٰؐ کا پسینہ پسند ہے

یوں انبیاء کی صف میں ہیں آقاؐ مجھے پسند
انگشتری میں جیسے نگینہ پسند ہے

معمور ہو جو نور سے وہ چاہتا ہوں دل
کینہ ہو دور جس سے وہ سینہ پسند ہے

حافظؔ یہ آرزو ہے کہ بطحا میں ٹوٹے دم
طیبہ جو لے چلے وہ سفینہ پسند ہے

از مولانا الحافظ محصّل یحییٰ بستوی